



اصلی پیر کی پہچان

شیخ العرب عارف الہدیٰ محمد زبانی
حضرت مولانا شاہ حکیم محمد سلیمان صاحب رحمہ اللہ

خانقاہ امدادیہ اشرفیہ: گلشن اقبال، کراچی



اپنے ایمان کو تازہ رکھیں!

گھر بیٹھے دینی اور اصلاحی مجالس کی براہ راست نشریات سنیں!

 **livemajlis**

(www.khanqah.org)

اس کے علاوہ جب چاہیں عالم اسلام کے نامور روحانی بزرگ

عارف باللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اور ان کے فرزند ارجمند

حضرت مولانا شاہ حکیم محمد مظہر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کے اصلاحی بیانات بھی سنے جاسکتے ہیں۔

باخبر رہیں!

خانقاہ سے متعلق تازہ ترین اطلاعات اور اعلانات

اپنے موبائل پر فوراً وصول کریں!



@khanqahashrafia

F KHANQAHASHRAFIA لکھ کر

40404 پر SMS بھیجیں۔

اصلی پیر کی پہچان

شَيْخُ الْعَرَبِ عَارِفٌ بِاللَّهِ مُجِدِّ زَمَانِهِ
وَالْعَجَمَةِ

حضرت مولانا شاہ حکیم محمد سید اختر صاحب رحمہ اللہ

از طرف

حضرت مولانا شاہ حکیم محمد سید مظہر صاحب کاشمیر

مہتمم جامعہ اشرف المدارس و مہتمم خانقاہ امدادیہ اشرفیہ

بہ فیض صحبت ابرار یہ دردِ محبت ہے | محبت تیرا صدقہ ہے شر ہے تیسکِ نازوں کے
بہ اُمید نصیحت دوستوں کی شاعت ہے | جو میں یہ نشر کرتا ہوں خزانے تیسکِ رازوں کے

انتساب

احقر کی جملہ تصانیف و تالیفات

محی السنۃ حضرت مولانا شاہ ابراہیم الحق صاحب رحمہ اللہ

اور

حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالغنی صاحب پھولپوری رحمہ اللہ

اور

حضرت مولانا شاہ محمد احمد صاحب رحمہ اللہ

کی

صحبتوں کے فیوض و برکات کا مجموعہ ہیں۔

محمد اختر عفا اللہ تعالیٰ عنہ

ضروری تفصیل

- وعظ : اصلی پیر کی پہچان
- واعظ : عارف باللہ مجدد زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ
- تاریخ وعظ : ۲۸ / رمضان ۱۴۰۹ھ مطابق ۵ / مئی ۱۹۸۹ء، بعد نماز جمعہ
- ترتیب و تصحیح : جناب سید عمران فیصل صاحب خلیفہ مجاز بیعت حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ
- تاریخ اشاعت : ۱۹ / رجب ۱۴۳۵ھ مطابق ۱۹ / مئی ۲۰۱۴ء
- زیر اہتمام : شعبہ نشر و اشاعت، خانقاہ امدادیہ اشرفیہ، گلشن اقبال، کراچی
- ناشر : کتب خانہ مظہری، گلشن اقبال، بلاک نمبر ۲، کراچی، پاکستان
- تعداد : چار ہزار

ضروری اعلان

خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کراچی حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی اپنے ادارے کتب خانہ مظہری سے شائع کردہ تمام کتابوں کے متن کے اصلی ہونے کی ضمانت دیتا ہے۔ اس کے علاوہ خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کی تحریری اجازت کے بغیر شائع ہونے والی کسی بھی تحریر کو حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ سے منسوب نہیں سمجھا جائے گا۔

عنوانات

- ۶..... پیش لفظ
- ۹..... اہل اللہ کے قصے سنانے کا مقصد کیا ہونا چاہیے؟
- ۹..... حضور ﷺ کی تین محبوب چیزیں
- ۱۱..... حجّی علی الصلوٰۃ کا عجیب عاشقانہ ترجمہ
- ۱۱..... گنہگاروں اور اللہ والوں کی پریشانی میں کیا فرق ہوتا ہے؟
- ۱۲..... حضرت بہلول رضی اللہ عنہ کا بصیرت افروز واقعہ
- ۱۲..... عام لوگ اللہ والوں کا مقام نہیں پہچان سکتے
- ۱۴..... حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے تین محبوب اعمال
- ۱۴..... شیخ کو ہدیہ دینے کے آداب
- ۱۶..... ولایت کے لیے اللہ تعالیٰ کا جذب کرنا لازمی ہے
- ۱۷..... اولیاء اللہ کے جذب کا پہلا قصہ
- ۱۹..... تارک دنیا اور متروک دنیا میں فرق
- ۲۰..... کشف بندہ کے اختیار میں نہیں ہوتا
- ۲۰..... مردوں کے لیے سونا چاندی کی انگوٹھی کے استعمال کا مسئلہ
- ۲۱..... مجاہدات کے بغیر مولیٰ کو حاصل کرنا محال ہے
- ۲۲..... حضرت ابراہیم ابن ادھم رضی اللہ عنہ کی دس سال بعد بیٹے سے ملاقات
- ۲۳..... سلطان ابراہیم ابن ادھم رضی اللہ عنہ کی ایک دعا اور اللہ تعالیٰ کا جواب
- ۲۴..... قرآن پاک کی ایک آیت کی عجیب تفسیر
- ۲۴..... جذب کا دوسرا قصہ
- ۲۵..... صحبت اہل اللہ کی اہمیت پر نصیحت آموز مثالیں
- ۲۸..... اصلی پیر کی پہچان
- ۲۸..... جذب کا تیسرا قصہ
- ۲۹..... اللہ تعالیٰ کی محبت میں جنت کا مزا ملتا ہے

- ۳۰..... لیلیٰ اور مجنوں کی آپس میں کیا رشتہ داری تھی؟
- ۳۰..... مزے دار زندگی اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری ہی سے ملتی ہے۔
- ۳۱..... گدو بندر کے نام کی عجیب تشریح
- ۳۱..... بے مثل مولیٰ کے بے مثل نام کی بے مثل لذت
- ۳۲..... حالتِ گناہ میں بھی اللہ تعالیٰ کے کرم سے جذب عطا ہو سکتا ہے۔
- ۳۲..... حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ کے جذب کا قصہ
- ۳۳..... جگر صاحب کی حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضری
- ۳۵..... جگر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حق میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی چار دعائیں
- ۳۵..... حضرت ابراہیم ابن ادھم رحمۃ اللہ علیہ کی برکت سے ایک شرابی کے جذب کا قصہ
- ۳۶..... حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی دعا کے آثارِ قبولیت
- ۳۷..... توبہ کرنے والا اللہ تعالیٰ کا محبوب ہو جاتا ہے۔
- ۳۸..... گناہوں کے نشانات کو مٹا دینے کی حکمت
- ۳۸..... ڈاڑھی نہ رکھنے والے قیامت کے دن اللہ کے نبی کو کیا جواب دیں گے؟
- ۳۹..... ڈاڑھی رکھنے کا انعام
- ۴۱..... جگر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی عبد الرب نشتر سے ملاقات کا دلچسپ واقعہ

پیش لفظ

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدد زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مواعظ حسنہ کے سلسلہ نمبر ۱۱۰ کا یہ وعظ ”اصلی پیر کی پہچان“ جو آپ کے ہاتھوں میں ہے حضرت والا کے دردِ دل کا اظہار ہے۔ حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے دل کی تڑپ عمر بھر یہی رہی کہ امتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک فرد بھی ضائع نہ ہو۔ اس فکر میں حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کارات دن تڑپتے رہنا دنیا نے دیکھا ہے۔ وقت کے اس ولی کامل نے حقیقتاً اپنے پاس آنے والے امت کے ایک ایک فرد پر جس دردِ دل کے ساتھ محنت فرمائی تھی ساری دنیا نے اس کے ثمرات دیکھے کہ ہزاروں لاکھوں لوگ اس نظرِ کیمیا اثر کے فیض سے حیاتِ نو پاتے چلے گئے، کمزور ایمان والوں کے ایمان مضبوط و پختہ ہوئے اور قوی ایمان والوں کی نسبت مع اللہ اقوی ہو گئی۔

حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ نے جن امور پر نہایت اہتمام کے ساتھ اپنی توجہ مرکوز رکھی ان میں ایک اہم امر سچے اللہ والے سے تعلق قائم کرنا تھا۔ خود حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ نے اس بات پر انتہائی اہمیت کے ساتھ عمل فرمایا اور تین مختلف اللہ والوں حضرت مولانا شاہ محمد احمد صاحب پر تاب گڑھی، حضرت مولانا شاہ عبدالغنی صاحب پھولپوری اور حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے اصلاحی تعلق قائم کیا۔ حضرت مولانا شاہ محمد احمد صاحب پر تاب گڑھی اور حضرت مولانا شاہ عبدالغنی صاحب پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ جیسے اکابر سے تو بیک وقت رشد و اصلاح کا تعلق قائم تھا گو بیعت اور اصلاحی تعلق حضرت شاہ عبدالغنی صاحب پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ سے ہی تھا لیکن حضرت شاہ محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو بھی شیخ ہی کا درجہ دیتے تھے۔

اسی لیے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ ہمیشہ یہ فرماتے رہے کہ مجھے اللہ نے جو کچھ دیا ہے ان ہی بزرگوں کے صدقہ میں دیا ہے۔ یہی وجہ تھی کہ حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ نے امت کی ہدایت کے لیے اللہ والوں یعنی سچے پیر کی نشانیاں واضح انداز میں بار بار بیان فرمائیں۔ اس تناظر میں حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔

درتگ دریا گہر با سنگ ہاست

فخر ہا اند میانِ نگ ہاست

یعنی دریا کی تہہ میں کنکروں کے ساتھ موتی بھی ہوتے ہیں، اسی طرح جعلی پیروں کے درمیان سچے اللہ والے بھی ہوتے ہیں۔ اب ان اللہ والوں کو ڈھونڈ کر ان سے دین سیکھنا ہمارا کام ہے۔ اس وعظ میں حضرت والا نے سچے پیر کے حالات اور ان کو پہچاننے کی علامات بتائی ہیں تاکہ لوگ کسی گمراہ شخص کی اتباع کر کے اپنی زندگی ضائع نہ کریں اور جعلی پیروں کے درمیان موجود اصلی پیر تلاش کر کے ان کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے تعلق مع اللہ کی بے مثل دولت حاصل کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ اس وعظ کو قبول فرمائیں اور حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے لیے صدقہ جاریہ بنائیں، آمین۔

یکے از خدام

عارف باللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

و

حضرت مولانا شاہ حکیم محمد مظہر صاحب دامت برکاتہم

اصلی پیر کی پہچان

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَفَى وَسَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰی اَمَّا بَعْدُ ﴿١﴾
فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴿٢﴾ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿٣﴾
اللّٰهُ يَجْتَبِيْ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَيَهْدِيْ اِلَيْهِ مَنْ يُنِيبُ ﴿١٣﴾

آج رمضان شریف کا آخری جمعہ ہے، کسی کو کھانے پینے کی کوئی فکر نہیں ہے، لوگ عموماً
نیند بھی صبح دس بجے تک پوری کر لیتے ہیں اور قبر میں بہت سونا ہے، لاکھوں سال سونا ہے کیونکہ پتا
نہیں قیامت کب آئے گی۔ اس لئے میں اللہ تعالیٰ کی صفت جذب کے لالچ میں اس مضمون کو بیان
کر رہا ہوں تاکہ حق تعالیٰ اس مبارک مہینہ کے صدقہ و طفیل میں ہم سب پر اپنے فضل کا ارادہ
فرمالیں اور ہم سب کو اپنا جذب نصیب فرمادیں کیونکہ قرآن پاک میں اللہ نے اپنی اس صفت کا اظہار
فرمایا ہے کہ میں جس بندے کو چاہتا ہوں اپنی طرف جذب کر لیتا ہوں اور خدا جس کو اپنی طرف
جذب کرتا ہے تو پوری کائنات کی طاقت، تمام گمراہ کن ایجنسیاں، تمام گمراہ کن طاقتیں اس کو اپنی
طرف نہیں کھینچ سکتیں، ہم خود تو ضعیف ہیں، رجسٹرڈ ضعیف ہیں کیونکہ اللہ نے ہمارے ضعف کا
قرآن پاک میں اعلان فرمادیا خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا کہ اے انسانو! تم ضعیف ہو۔ تو ضعیف
بچہ اپنے بابا سے مہربانی مانگتا ہے، کمزور بچہ اپنے دشمن کے مقابلہ میں اپنے بابا سے مدد مانگتا ہے اور کمزور
بندہ نفس و شیطان کے مقابلہ میں اپنے ربا سے مدد مانگتا ہے، اور ربا بندے کی مدد کس طرح کرتے
ہیں؟ اپنے جذب کی صفت کا ظہور کر دیتے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کسی کو جذب کرے گا تو اس کے

۱۔ سورۃ الشوری: ۱۳

۲۔ سورۃ النساء: ۲۸

قلب و جان کے عالم کا کیا عالم ہو گا۔ دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے ہمارے قلب و جان کو اپنی ذات پاک کے ساتھ اس طرح چپکالیں کہ سارا عالم ہمیں اللہ سے ایک اعشاریہ بھی دور نہ کر سکے۔

اہل اللہ کے قصے سننے کا مقصد کیا ہونا چاہیے؟

اللہ تعالیٰ کے چند اولیاء جن کو اللہ نے جذب فرمایا تھا آج ان کے قصے بیان کروں گا اور اللہ سے یہ عرض کروں گا کہ جس طرح آپ نے انہیں جذب کیا تھا ہم کو بھی جذب کر لیں کیونکہ ان قصوں کو سننے کا مقصد یہی ہے، یہ انبیاء کی سنت چلی آرہی ہے، جب حضرت زکریا علیہ السلام نے حضرت مریم علیہا السلام کے پاس دیکھا کہ عالم غیب سے بغیر موسم کے پھل آئے ہوئے ہیں، هُنَالِكَ دَعَا زَكْرِيَّا رَبَّهُ اس وقت انہوں نے دعا کی کہ یا اللہ مجھ پر بھی فضل کر دیجئے، مجھ کو بھی بڑھاپے میں اولاد دے دیجئے۔ تو معلوم ہوا کہ جب کسی اللہ والے پر کوئی خصوصی فضل ہو جائے تو اس کے صدقہ میں ہم کو بھی دعا مانگنی چاہیے۔ لیکن ان اولیاء اللہ کے قصے سننے سے پہلے ایک حدیث سن لیجئے۔

حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تین محبوب چیزیں

سرورِ عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ اس دنیا میں مجھے یہ چیزیں محبوب ہیں خوشبو، نیک بیوی اور نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اور ایسی ٹھنڈک ہے کہ اس وقت بیوی بھی یاد نہیں رہتی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم سرورِ عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ گفتگو میں مصروف ہوتے تھے اِذَا مَعِيَ الْاَذَانُ لیکن جب اذان کی آواز آتی تھی کَاَنَّهُ لَمْ يَعْرِفْنَا تو آپ پہچانتے بھی نہیں تھے کہ عائشہ کہاں گئی۔ یہ نبوت کا مقام ہے۔ وہ لائق اپنے حواس درست کر لیں جو عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی کم عمری سے یہ سمجھتے ہیں کہ نعوذ باللہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے عیش کے لئے ان سے نکاح کیا تھا حالانکہ

۳۸۔ سورۃ آل عمران: ۳۸

۳۹۔ اخرجہ النسائی فی سننہ ۲/۲۲۰، مشکوٰۃ المصابیہ، ۲/۲۲۰ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ

اللہ کے نبی نے بہت صبر کیا تھا، حضور ﷺ کو چار ہزار مردوں کی طاقت عطا فرمائی گئی تھی اور آپ ﷺ نے اپنی زندگی میں جو عمل بھی کیا اللہ کے حکم سے کیا، اللہ کی اجازت سے کیا، اللہ کی مرضی سے کیا، آپ کا کوئی کام بغیر وحی الہی کے نہیں تھا لیکن عام لوگ یہ نہیں جانتے۔ اب اسی واقعہ سے دیکھ لیجئے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ یُسُونُ فِی مِهْنَةِ أَهْلِهِ حضور ﷺ گھر کے کاموں میں مصروف ہوتے تھے تَعْنِیْ خِدْمَتَهُ یعنی خدمت وغیرہ کے امور میں فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ اسی اثناء میں جب نماز کا وقت ہوتا تو آپ ﷺ فوراً نماز کے لئے تشریف لے جاتے۔^۵ تو ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کَانَتْهُ لَمْ يَعْرِفْ أَحَدًا^۶ اسے حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے التشریف فی احادیث التصوف میں ایک دوسری روایت کَانَتْهُ لَمْ يَعْرِفْنَا کے الفاظ سے نقل فرمایا ہے کہ جیسے آپ ﷺ ہمیں جانتے ہی نہ تھے۔ مگر مراد آبادی کے استاد حضرت اصغر گونڈوی رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے انہوں نے اس مقام کو اپنے ایک شعر میں تعبیر کیا ہے۔

نمودِ جلوہ بے رنگ سے ہوش اس قدر گم ہیں

کہ پہچانی ہوئی صورت بھی پہچانی نہیں جاتی

اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس وقت ہم بھی سب کچھ بھول جاتے تھے، صرف اللہ کو یاد رکھا کرتے تھے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے دنیا میں تین چیزیں سب سے زیادہ پیاری ہیں عطر، نیک بیوی، اور نماز۔ نماز کو آخر میں بیان فرمایا کہ نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے، جب اذان کی آواز آئی تو سب کچھ بھول گئے۔ ہم سب کا حال بھی یہی ہونا چاہئے۔

رہتے ہیں ہم جہاں میں یوں جیسے یہاں کوئی نہیں

۵۔ مشکوٰۃ المصابیہ، باب فضائل سید المرسلین ۳/۲۶۳

۶۔ مرقاة المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیہ، باب فی اخلاقہ وشمائلہ، ۱۱/۹۲

حَقِّ عَلَی الصَّلٰوۃ کا عجیب عاشقانہ ترجمہ

اللہ سے اپنے دل اس طرح چپکالو کہ اذان کی آواز آجائے تو کاروبار، بیوی بچے کچھ یاد نہ رہے، فوراً مسجد کی طرف دوڑو کہ اب اللہ بلا رہے ہیں۔ حَقِّ عَلَی الصَّلٰوۃ کا بزبان عشق ترجمہ کر رہا ہوں کہ اے میرے بندو! جلدی جلدی وضو کر کے تیار ہو جاؤ، مالک تعالیٰ شانہ اپنے غلاموں کو یاد فرما رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا کیا احسان و کرم ہے، لیکن ہم نادانی کی وجہ سے نماز کو بوجھ سمجھتے ہیں جیسے ماں نے شفقت سے بچے کو ذرا زور سے دبا دیا تو نادان بچہ ماں کی گود میں چلا رہا ہے، وہ سمجھ رہا ہے کہ یہ دشمن ہے جو مجھے دبا رہا ہے حالانکہ وہ شفقت سے دباتی ہے۔

گنہگاروں اور اللہ والوں کی پریشانی میں کیا فرق ہوتا ہے؟

حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پریشانی گنہگاروں کو بھی آتی ہے اور اللہ والوں کو بھی آتی ہے لیکن دونوں کی پریشانیوں میں زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے، دنیا دار پر جب پریشانی آتی ہے تو وہ بدحواس ہو جاتا ہے، ہوش و حواس کھو دیتا ہے، پاگلوں کی طرح اللہ سے شکایت کرنے لگتا ہے اور اس کو بہت تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ اور اللہ والے کو بھی پریشانی آتی ہے، اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند کرنے کے لئے، اس کے گناہوں کو معاف کرنے کے لئے پریشانی بھیجتے ہیں مگر تسلیم و رضا کی برکت سے اس کے دل میں ٹھنڈک رہتی ہے بلکہ اس کو ہر وقت ایک نئی جان عطا ہوتی ہے۔

سُشتگانِ خنجرِ تسلیم را

ہر زماں از غیبِ جانِ دیگر است

جو اللہ کی مرضی پر راضی رہتے ہیں ان کو ہر وقت ایک نئی جان عطا ہوتی ہے، اور ایک جان نہیں سینکڑوں جانیں عطا ہوتی رہتی ہیں۔

حضرت بہلول رحمۃ اللہ علیہ کا بصیرت افروز واقعہ

حضرت بہلول رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ آپ کا مزاج کیسا ہے؟ فرمایا کہ تم اس کا مزاج کیا پوچھتے ہو جس کی مرضی سے سارے عالم کا نظام چل رہا ہے۔ کہا کہ اچھا تو آپ اتنے بڑے ہیں کہ خدائی لئے بیٹھے ہیں۔ فرمایا کہ سمجھتے نہیں ہو تو پوچھو کیونکہ بدگمانی کرنا حرام ہے، مجھ سے پوچھو کہ میں نے یہ کیوں کہا ہے؟ میں نے اپنی مرضی کو اللہ کی مرضی میں فنا کر دیا، میں نے اپنی خواہش کو اللہ کی رضا میں فنا کر دیا، اب میری مرضی اور اللہ کی مرضی ایک ہو گئی، دو نہیں رہیں، دیکھو دنیا میں ایک پتہ بھی خدا کی مرضی کے بغیر نہیں ہلتا، دنیا میں جو کچھ ہوتا ہے اللہ کی مرضی سے ہوتا ہے اور میں نے اپنی مرضی کو ان کی مرضی میں فنا کر دیا، اب میری مرضی اور ان کی مرضی ایک ہو گئی لہذا جو کچھ ہوتا ہے میری مرضی سے ہوتا ہے یعنی میں اس پر راضی رہتا ہوں، میری مرضی اور ان کی مرضی الگ الگ نہیں ہے لہذا میں ہر وقت عیش میں رہتا ہوں۔ اسی لیے کہتا ہوں کہ اللہ کے عاشقوں کا دل ہر وقت غم پر فربہ رہتا ہے۔ اس پر مجھے اپنا ایک شعر یاد آیا۔

زندگی پُر کیف پائی گرچہ دل پُر غم رہا
اُن کے غم کے فیض سے میں غم میں بھی بے غم رہا

عام لوگ اللہ والوں کا مقام نہیں پہچان سکتے

اللہ کا غم جس کو ملتا ہے، اللہ کی محبت کا ایک ذرہ درد جس کو عطا ہوتا ہے اس کی کیفیت کو آپ کیا سمجھ سکتے ہیں، اس کی کیفیت کو ہم لوگ کیا جانیں؟ میں اپنے کو بھی اس میں شامل کرتا ہوں، میں اللہ والوں کے مقام کی نقل کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنی محبت کا ایک ذرہ جسے عطا کر دے پھر اس کی شان یہ ہوتی ہے جو میں نے اپنے اس شعر میں ادا کی ہے

دامن فقر میں مرے پنہاں ہے تاجِ قیصری
ذرہ درد و غم ترادو نوں جہاں سے کم نہیں

اُن کی نظر کے حوصلے رشکِ شاہانِ کائنات
 وسعتِ قلبِ عاشقاں ارض و سماء سے کم نہیں
 اللہ والوں کی نظر کے حوصلے بادشاہوں کو بھی نصیب نہیں ہیں، اللہ والوں کے دل میں جو وسعت
 ہوتی ہے وہ زمین و آسمان سے زیادہ ہے۔ مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔
 ظاہرش را پشنہ آرد بہ چرخ
 بانش باشد

نکلے ہو جائیں گے۔ ایسے ہی جو اللہ والوں کو آزماتا ہے اس کی آزمائش کا ترازو پھٹ جاتا ہے۔ جو ڈول کنویں میں گری ہوئی ہے وہ اس ڈول کی قدر و قیمت کیا جانے جو کنویں سے باہر ہے، وہ دوسرے ڈولوں کو نکالنے کے لئے کنویں سے باہر ہے، وہ ڈول خود کنویں میں نہیں گری ہوئی ہے۔ گاؤں دیہات میں جب ڈول کنویں میں گر جاتے ہیں تو لوگ ایک بڑے سے ڈول میں رسی ڈال کر ان چھوٹی ڈولوں کو پھنسا لیتے ہیں۔ ایسے ہی جن کا رابطہ اللہ تعالیٰ سے ہوتا ہے وہ دنیا کے کنویں میں دوسرے گرے ہوئے جسموں کو نکالنے کے لئے ہمارے ساتھ اس دنیا میں رہتے ہیں۔ مولانا رومی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ اللہ والے جو تمہارے پاس رہتے ہیں تو ان کی نیت یہ ہوتی ہے کہ میں اپنے جسم کے قلب کے ڈول میں دوسرے لوگوں کو لگا کر اللہ تعالیٰ تک لے آؤں۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے تین محبوب اعمال

تو میں عرض کر رہا تھا کہ جب سرورِ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین نعمتیں ارشاد فرمائیں تو صدیق اکبر نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، مجھ کو بھی دنیا میں تین نعمتیں بہت عزیز ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ اے صدیق اکبر تمہاری محبوب چیزیں کیا ہیں؟ عرض کیا کہ اَلنَّظَرُ اِلَيْكَ جب ایک نظر آپ پر ڈالتا ہوں تو مجھے اس میں سارے عالم سے زیادہ مزہ آتا ہے۔ وَالْجُلُوسُ بَيْنَ يَدَيْكَ جب تھوڑی دیر آپ کے پاس بیٹھتا ہوں تو مجھے اس میں سارے عالم سے زیادہ مزہ آتا ہے۔ اور تیسرے وَلِإِنْفَاقِ مَالِي عَلَيْكَ جب اپنا مال آپ پر خرچ کرتا ہوں تو بے انتہا مزہ آتا ہے۔^۷

شیخ کو ہدیہ دینے کے آداب

جب مرید کو بھی یہ تین باتیں عطا ہو جاتی ہیں کہ اپنے دینی مربی کے پاس بیٹھنے میں سارے عالم سے زیادہ مزہ آئے، اور اس نظر ڈالنے سے مزہ آئے اور اس کو یہ مقام بھی نصیب ہو کہ

۷ کشف الخفاء للعجلونی ۲۳/۱

اس پر اپنا مال خرچ کرنے یعنی ہدیہ یا تحفے دینے میں مزہ آئے، اللہ جس کو چاہے یہ مقام نصیب کر دے۔ لیکن یہ مت سمجھئے کہ ہدیہ بہت قیمتی ہونا چاہیے۔ میرے مرشدِ اول شاہ عبدالغنی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک بزرگ اپنے دینی مربی کے پاس گئے، یہ بزرگ بہت غریب تھے، راستے میں جنگل پڑتا تھا وہاں سے لکڑی کاٹ کر شیخ کے پاس لے گئے اور کہا کہ حضرت، میرے پاس کچھ نہیں تھا، یہ لکڑی ہدیہ لایا ہوں۔ انہوں نے اپنے خادم سے فرمایا کہ اس لکڑی کو حفاظت سے رکھو، جب میں مر جاؤں تو اسی لکڑی سے پانی گرم کر کے مجھے نہلا دینا، مجھے امید ہے کہ اس غریب مخلص کے اس ہدیہ کی برکت سے میری مغفرت ہو جائے گی۔ آج ہے کوئی ایسا مخلص؟ آج تو اگر مر غانہ دو تو پیر ناراض ہو جائے گا، مسواک پر راضی ہونے والا میرا شیخ تھا، میں طالبِ علمی کے زمانے میں اپنے شیخ شاہ عبدالغنی رحمۃ اللہ علیہ کو ایک مسواک پیش کیا کرتا تھا، اس وقت میرے پاس پیسے نہیں ہوتے تھے کہ میں حضرت کو کچھ نقد رقم دوں لہذا انیم کی ایک مسواک پیش کرتا تھا، بس حضرت خوش ہو جاتے تھے، کبھی میں نے استنجاء کے لئے مٹی کے ڈھیلے ہدیہ میں پیش کر دیئے، کبھی یہ کیا کہ اُس زمانے میں ایک آنے کی دو تین چھوٹی لاپٹھی مل جاتی تھیں وہ پیش کر دیں، میں نے سوچا کہ میں کیوں محروم رہوں؟ جیسے ایک بڑھیا نے جب یہ سنا کہ آج مصر کے بازار میں حضرت یوسف علیہ السلام فروخت ہو رہے ہیں تو اس نے سوت کات کر دس بارہ آنے جمع کیے اور بازار کی طرف دوڑی کہ ہم بھی حضرت یوسف کو خریدیں گے، ایک شخص نے کہا کہ اے بڑھیا، یوسف علیہ السلام بڑے قیمتی ہیں، یہ جو تو نے سوت کات کر دس بارہ آنے جمع کئے ہیں اس کی تو وہاں کوئی حیثیت ہی نہیں ہے، اس نے کہا کہ میں جانتی کہ یوسف علیہ السلام مجھے اس سستی قیمت میں نہیں ملیں گے، مصر کے بازار میں میری اس رقم کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی لیکن۔

ہمی نم بس کہ داند ماہ رویم

کہ من نیز از خریدارانِ اویم

میرے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ میرا محبوب یوسف علیہ السلام یہ جان لے کہ میں بھی اُس کے خریداروں میں سے ہوں، ان کا اتنا علم ہو جانا ہی میرے لئے کافی ہے، مجھے اس پر بھی خوشی ہے۔ دوستو،

اللہ تعالیٰ کے راستے میں اللہ اتنا جان لے کہ ہم بھی ان کے عاشقوں میں سے ہیں، ہمارے لئے اتنا بھی بہت ہے۔ تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جو تین باتیں فرمائیں ان کو اس لئے نقل کر دیا کہ ہمیں بھی اللہ والوں سے محبت کرنا آجائے، محبت کرنا بھی سیکھنا پڑتا ہے۔ میرے شیخ اول حضرت شاہ عبدالغنی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بھینس کا اصلی گھی لے کر تھانہ بھون گیا، حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ نے وہ مقام دیا تھا کہ بڑے بڑے نواب ان کی جو تیاں اٹھاتے تھے، لیکن حضرت شاہ عبدالغنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جیسے ہی میں نے گھی پیش کیا، حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ نے میرا دل خوش کرنے کے لئے اپنے خادم سے فرمایا کہ میاں نیاز، اس گھی کو گرم گرم کھچڑی میں ڈال کر میں خود کھاؤں گا، کسی اور کو نہیں دوں گا۔ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے یہ کہنے کا مقصد صرف حضرت شاہ عبدالغنی رحمۃ اللہ علیہ کو خوش کرنا تھا، اللہ والے اپنے خادموں کو خوش بھی کرتے ہیں، سبحان اللہ کیا شان ہے اللہ والوں کی!

ولایت کے لیے اللہ تعالیٰ کا جذب کرنا لازمی ہے

دوستو، دنیا میں کوئی ولی اللہ نہیں ہوا جب تک اللہ تعالیٰ نے اس کو جذب نہیں کیا، شیطان سالک تھا، اُس کو جذب نصیب نہیں تھا ورنہ مردود نہ ہوتا۔ اسی لئے آج میں آپ لوگوں کو اولیاء اللہ کے چند قصے سناؤں گا یعنی ان اولیاء اللہ کا تذکرہ کروں گا جن کو اللہ نے جذب کیا تھا، اس وقت یہ قصے سنانے کا مقصد یہ ہے کہ میں ان اولیاء اللہ کے جذب کے صدقے میں اللہ کی رحمت کو واسطہ دے سکوں کہ جیسا آپ نے ان کو اپنے کرم سے جذب کیا تھا ہم کو بھی اپنے کرم سے جذب کر لیں کیونکہ آپ کریم ہیں، آپ کے کرم کے لیے لیاقت اور اہلیت شرط نہیں ہے، کریم کے معنی ہی یہ ہیں کہ جو نالائقوں پر مہربانی کر دے، لہذا ہم یہ تین قصے بیان کر کے اللہ سے دعا مانگیں گے کہ اللہ ہم سب کو بھی جذب عطا کر دے، یہ اللہ تک پہنچنے کا شارٹ کٹ یعنی مختصر راستہ ہے۔

آؤ دیارِ دار سے ہو کر گذر چلیں

سنتے ہیں اس طرف سے مسافت رہے گی کم

آج ہم لوگ یہاں جمع ہیں اور شاید یہ رمضان کا آخری جمعہ ہے، اللہ تعالیٰ ہمارے اس سننے سنانے کو قبول فرمائیں، اگر وہ نہیں قبول فرمائیں گے تو ہم کہاں جائیں گے؟

نہ پوچھے سوانیک کاروں کے گر تو

کدھر جائے بندہ گنہگار تیرا

آپ بتائیں کہ گنہگاروں کا کوئی دوسرا خدا ہے؟ وہی تو ایک اللہ ہے ہمارا جو نیک لوگوں کا بھی ہے اور ہمارا بھی ہے بلکہ سب کا ہے۔ اب سب سے پہلا قصہ مختصر انداز سے سلطان ابراہیم ابن ادھم رحمۃ اللہ علیہ کا بیان کروں گا، ان کے قصے تو بہت لمبے ہیں، بعضوں نے میری زبان سے سننے بھی ہوں گے لیکن اگر آپ کسی مضمون کو دو تین دفعہ سن لیں بلکہ ایک ہزار دفعہ بھی سن لیں تو مضمون سنانا مقصود نہیں ہوتا بلکہ اس میں جو درد ہے وہ دلوں میں منتقل کرنا مقصود ہوتا ہے۔ آپ ایک ہی چیز کو بار بار کھانے سے انکار کیوں نہیں کرتے؟ بعض لوگ روزانہ انڈا کھاتے ہیں، بعض لوگ روزانہ کباب کھاتے ہیں، اس وقت یہ کیوں نہیں کہتے کہ ایک کباب کھلانے کے بعد دوسرا کباب بہت دن کے بعد کھانا، تو آپ روزانہ جسمانی غذا کے تکرار سے نہیں گھبراتے، روزانہ شربت روح افزاء پیتے ہیں یا نہیں؟ افطاری کے وقت دیکھئے کیسی چیچ و پکار مچی ہوتی ہے کہ شربت روح افزاء میں برف کے ٹکڑے ڈال دو، بعض کو تو دعا مانگنے کا ہوش بھی نہیں رہتا حالانکہ افطار کے وقت دعا قبول ہوتی ہے لیکن بعض لوگ دبی بڑے اور روح افزاء میں برف کی تلاش میں اپنا قیمتی وقت ضائع کر دیتے ہیں۔

اولیاء اللہ کے جذب کا پہلا قصہ

اب میں پہلا قصہ اس زبر دست ولی اللہ کا سناتا ہوں جن کا تذکرہ علامہ سید محمود بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر روح المعانی میں ایک آیت کے ذیل میں کیا ہے۔ اس سے اندازہ لگائیجئے کہ وہ کتنی بڑی شخصیت ہیں کہ علماء دین اپنی تفسیروں میں ان کا نام لکھتے ہیں۔ یہ ولی اللہ سلطنت بلخ کے بادشاہ تھے، جب اللہ تعالیٰ نے ان کو جذب کر لیا تو ان کا دل دنیا سے اچاٹ ہو گیا۔ انسان کو جذب محسوس ہو جاتا ہے، جس کو اللہ تعالیٰ اپنی طرف کھینچتا ہے تو اس کو بھی محسوس ہو جاتا ہے، ایسا نہیں ہے کہ اس کو پتہ ہی نہ چلے۔ اصغر گونڈوی رحمۃ اللہ علیہ جذب کی تشریح یوں کرتے ہیں۔

نہ میں دیوانہ ہوں اصغر نہ مجھ کو ذوقِ عریانی
کوئی کھینچے لیے جاتا ہے خود جیب و گریباں کو
جس کو اللہ جذب کرتا ہے اس کو محسوس ہو جاتا ہے کہ کوئی میرا گریبان پکڑے ہوئے مسجد لے
جا رہا ہے، کوئی میرا گریبان پکڑ کر گناہوں سے بچا رہا ہے کہ کہاں گناہوں کی طرف جا رہے ہو، تم
چمکاؤ نہیں ہو کہ اندھیروں میں لٹکو، تم باز شاہی ہو، میرے پاس رہو، کہاں کر گس کی طرح مردہ
کھانے جا رہے ہو۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی حفاظت کی جاتی ہے۔ تو اصغر گو نڈوی صاحب کا کتنا
عمدہ شعر ہے، فرمایا۔

نہ میں دیوانہ ہوں اصغر نہ مجھ کو ذوقِ عریانی
کوئی کھینچے لیے جاتا ہے خود جیب و گریباں کو
اور فرماتے ہیں۔

میں سمجھتا تھا مجھے ان کی طلب ہے اصغر
کیا خبر تھی وہی لے لیں گے سراپا مجھ کو
ایک اور جگہ فرماتے ہیں۔

ہمہ تن ہستی خوابیدہ مری جاگ اٹھی
ہر بن مومن سے میرے اس نے پکارا مجھ کو
جب دنیا والے پکارتے ہیں تو انسان دوکان سے سنتا ہے، مگر جس کو اللہ جذب کرتے ہیں، جس کو
اللہ تعالیٰ اپنا بناتے ہیں، اس کا بال بال محسوس کرتا ہے کہ میرا اللہ مجھے یاد فرما رہا ہے۔
سُن لے اے دوست جب ایام بھلے آتے ہیں
گھات ملنے کی وہ خود آپ ہی بتلاتے ہیں
جس کے دن اچھے ہونے والے ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ کو جسے اللہ والا بنانا ہوتا ہے تو کیا عرض کروں کہ
اس کے لئے غیب سے کیسے کیسے انتظام ہوتے ہیں۔

حُسن کا انتظام ہوتا ہے
عشق کا یوں ہی نام ہوتا ہے

تارکِ دنیا اور متروکِ دنیا میں فرق

تو میں عرض کر رہا تھا کہ شاہِ بلخ نے آدھی رات کو گدڑی پہنی اور محل سے نکل گئے۔ دیکھئے اس کا نام ہے اللہ والا بننا، جس کو دنیائے لات ماری ہو، جس کے پاس کچھ نہ ہو، اس کی فقیری کو کیا پوچھتے ہو، وہ تو فقیری پر مجبور ہے، وہ تارکِ دنیا نہیں ہے کیونکہ اس کے پاس ترک کرنے کے لیے دنیا ہے ہی نہیں، یہ متروکِ دنیا ہے یعنی دنیا نے اسے ترک کیا ہے، اس نے دنیا نہیں چھوڑی، دنیا نے اسے چھوڑا ہے۔ لیکن جس کے پاس دولت و بادشاہت ہے وہ دنیا پر لات مار رہا ہے، یہ قیمتی چیز ہے، حقیقت میں یہ تارکِ دنیا ہے۔ تو شاہِ بلخ آدھی رات کو اٹھے، کسی فقیر کو اچھا لباس دے کر اس کی گدڑی لے لی تھی اور اس فقیر کو بتایا نہیں تھا کہ یہ کس لئے مانگ رہا ہوں، اب آدھی رات کو گدڑی پہن کر سلطنت کی حدود سے باہر نکل گئے۔ جب انسان دیوانہ بنتا ہے تو کیا کیفیت ہوتی ہے۔

کھینچی جواک آہ تو زنداں نہیں رہا

مارا جواک ہاتھ تو گریباں نہیں رہا

تمام تعلقات اور غیر اللہ کو چھوڑ کر اتنا تیز بھاگے کہ آدھی رات کو حدودِ سلطنت سے باہر نکل گئے تاکہ کوئی پہچان نہ لے ورنہ وزیر لوگ ہاتھ جوڑ کر کہتے کہ حضور کہاں جا رہے ہیں۔ لیکن یہ ولی اللہ اپنے لیے حضور کا لفظ سننا پسند نہیں کرتے کیونکہ اپنے اللہ کے حضور میں جا رہے ہیں، دنیا والوں کے حضور سے نجات حاصل کر کے اللہ کے حضور میں جا رہے ہیں۔ تو یہ سلطنتِ بلخ چھوڑ کر نیشاپور کے جنگل میں چلے گئے، وہاں دس سال عبادت کی۔ ایک دن ایک وزیر آیا اور انہیں اس درویشانہ حال میں دیکھ کر اپنے دل میں کہا کہ یہ کیسا بوقوف ملا ہے، بادشاہت کے مزے چھوڑ کر یہاں ویرانے میں پڑا ہوا ہے، زمین پر نمازیں پڑھ رہا ہے، ساری پیشانی پر مٹی لگی ہوئی ہے۔ سلطان ابراہیم ابن ادھم رحمۃ اللہ علیہ پر اللہ تعالیٰ نے وزیر کے یہ خیالات کشف کر دیئے۔

کشف بندہ کے اختیار میں نہیں ہوتا

کشف بندہ کے اختیار میں نہیں ہوتا، جب اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں عطا کر دیتے ہیں، بعض لوگ کہتے ہیں کہ ولی اللہ کو سب معلوم ہوتا ہے، یہ مشرکانہ عقیدہ ہے، جہالت کا عقیدہ ہے، حرام عقیدہ ہے، اللہ تعالیٰ جب چاہتے ہیں تو بتا دیتے ہیں۔ جب حضرت یوسف علیہ السلام اپنے والد حضرت یعقوب علیہ السلام کے قریب کنعان شہر کے کنویں میں تھے تو حضرت یعقوب علیہ السلام کو پتہ نہیں تھا کہ میرا بیٹا کہاں ہے، وہ ان کی یاد میں رو رہے تھے لیکن جب اللہ تعالیٰ نے چاہا تو بتا دیا کہ وہ اس وقت سینکڑوں میل دور مصر میں ہیں۔ یہ عقیدہ اسلامی ہے، یہ عقیدہ صحابہ کا ہے، نبیوں کا ہے اور قرآن وحدیث کا ہے۔

تو جب ان کو کشف ہوا اس وقت وہ اپنی گدڑی بسی رہے تھے، انہوں نے وزیر کو اپنے پاس بلایا اور اپنی سوئی دریا میں ڈال دی اور فرمایا کہ اے دریا کی مچھلیو! میری سوئی تلاش کرو۔ مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

صد ہزاراں مایہ الہیہ

سوزن زر بر لب ہر مایہ

ایک لاکھ مچھلیاں اپنے منہ میں سونے کی سوئی لے کر حاضر ہو گئیں، آپ نے ڈانٹ کر فرمایا کہ سونے کی سوئی کیوں لائی ہو؟ ہماری شریعت میں سونے کی سوئی استعمال کرنا حرام ہے۔

مردوں کے لیے سونا چاندی کی انگوٹھی کے استعمال کا مسئلہ

سونے کی انگوٹھی مردوں کے لئے حرام ہے چاہے وہ شادی میں ملے چاہے وہ جہاں سے ملے، اسی طرح سونے کی زنجیر پہننا بھی حرام ہے البتہ چاندی کی انگوٹھی کا استعمال جائز ہے جبکہ وہ ساڑھے چار ماشہ سے کم ہو، لیکن افسوس ہے کہ آج نوجوان لڑکے سونے کی زنجیر پہنتے ہیں، سونے کی انگوٹھی پہنتے ہیں، میں نے جس سے بھی پوچھا کہ یہ کیوں پہنتے ہو تو جواب ملتا ہے کہ شادی میں ملی

تھی۔ میں نے ایک نوجوان لڑکے سے کہا کہ اپنی سونے کی یہ انگوٹھی اپنی بیوی کو ہدیہ کر دو، سونے کی انگوٹھی عورت کے لئے جائز ہے تم نہ پہنا کرو۔ اس نے کہا کہ مجھے کیسے معلوم ہو کہ یہ حرام ہے؟ میں نے کہا کہ ابھی مشکوٰۃ شریف میں حدیث دکھاتا ہوں، جب اس کو حدیث دکھادی تو اس نے کہا اوکے (OK) یعنی ٹھیک ہے، اس نے احکام نبوت کو قبول کر لیا۔

مجاہدات کے بغیر مولیٰ کو حاصل کرنا محال ہے

تو حضرت ابراہیم ابن ادھم رحمۃ اللہ علیہ نے ایک لاکھ مچھلیوں کو ڈاٹنا کہ سونے کی سوئی کیوں لے کر آئی ہو؟ اتنے میں ایک مچھلی لوہے کی سوئی لے کر آگئی جس سے آپ گدڑی بنی رہے تھے۔ یہ دیکھ کر وزیر رونے لگا کہ آہ! مچھلیاں تو آپ کے مقام سے باخبر ہیں اور میں انسان ہو کر بے خبر ہوں، مچھلیاں آپ کی ولایت اور بزرگی کو تسلیم کرتی ہیں اور آپ کے حکم کی تعمیل کرتی ہیں، یہ جانور ہو کر آپ سے باخبر ہیں اور میں انسان ہو کر آپ سے بے خبر ہوں۔ پھر وزیر نے کہا کہ مجھے اب پتہ چلا کہ پہلے آپ خشکی کے بادشاہ تھے، اب خشکی اور تری، بحر و بر دونوں کی سلطنت اللہ نے آپ کو دے دی، پہلے آپ کی حکومت صرف خشکی پر تھی اب پانی پر بھی ہے، پھر کہا کہ حضرت مجھے بھی اس مقام تک پہنچا دیجئے۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ مقام اتنی آسانی سے نہیں ملتا۔ آپ کیا سمجھتے ہیں کہ یہ چیز آسانی سے مل جاتی ہے؟ جامعہ اشرفیہ لاہور کے مفتی جمیل تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے خواجہ عزیز الحسن مجذوب رحمۃ اللہ علیہ کو خط لکھا کہ آپ کو اللہ کی محبت کی جو دولت ملی ہے وہ مجھ کو بھی عطا فرما دیجیے تو حضرت خواجہ صاحب نے لکھا۔

مے یہ ملی نہیں ہے یوں، قلب و جگر ہوئے ہیں خوں

کیوں میں کسی کو مفت دوں؟ مے میری مفت کی نہیں

دوستو، اللہ کے راستہ میں مجاہدات کرنا پڑتے ہیں، غم اٹھانا پڑتے ہیں تب کہیں جا کر اللہ ملتا ہے پھر بھی یہ سودا سستا ہے، ہماری کروڑ ہا جانیں فدا کرنے پر بھی اگر اللہ مل جائے تو اللہ تعالیٰ کا حق ادا نہیں ہو سکتا لہذا آپ نے فرمایا کہ وزارت کو لات مارو اور چھ مہینے یہاں رہ جاؤ، میں نے بادشاہت کو

لات ماری ہے تم وزارت کولات مارو، وزیر کی سمجھ میں بات آگئی۔ مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وہ چھ مہینے ان کی صحبت میں رہا پھر ولی اللہ بن کر واپس گیا۔

حضرت ابراہیم ابن ادھم رحمۃ اللہ علیہ کی دس سال بعد بیٹے سے ملاقات

سلطنتِ بلخ چھوڑنے کے دس سال کے بعد حضرت ابراہیم ابن ادھم رحمۃ اللہ علیہ حج کرنے گئے، ان کا بیٹا اُس وقت چودہ سال کا تھا، اب دس سال کے بعد چوبیس سال کا ہو گیا تھا، اب دونوں طواف کر رہے ہیں مگر دونوں کو ایک دوسرے کی خبر نہیں، طواف کرتے کرتے جب مقام ابراہیم پر دور کعت نماز پڑھی تو بیٹے پر نظر پڑ گئی، باپ کا خون بیٹے کی رگوں میں دوڑتا ہے لہذا باپ کی محبت نے جوش مارا۔ اللہ کا نور بھی بندوں کی رگوں میں دوڑتا ہے اسی لئے دل میں اللہ کی محبت معلوم ہوتی ہے۔

دل ازل سے تھا کوئی آج کا شیدائی ہے

تھی جو اک چوٹ پرانی وہ ابھر آئی ہے

اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت کی چوٹ لگا کر ہمیں دنیا میں بھیجا ہے مگر یہ چوٹ ابھرے گی کیسے؟ جب پُروا ہو اچلتی ہے یعنی جب اللہ والوں کی صحبت نصیب ہوتی ہے تب یہ چوٹ محسوس ہوتی ہے۔ جب وہ دور کعت پڑھ کر فارغ ہوئے تو اپنے بیٹے سے پوچھا کہ تم کہاں سے آئے ہو؟ کہا کہ میں سلطنتِ بلخ سے آیا ہوں۔ اب دل میں شبہ ہوا کہ ہو سکتا ہے میری پہچان غلط ہو جائے، یہ کوئی اور نہ ہو لہذا پوچھا کہ وہاں کیا کام کرتے ہو؟ اس نے کہا کہ میں وہاں کا بادشاہ ہوں، تو پوچھا کہ تمہارے بابا کا کیا نام ہے؟ دیکھئے، اب راز کھلے گا، اس نے کہا کہ میرے بابا کا نام سلطان ابراہیم ابن ادھم ہے، پوچھا کہ تمہارے بابا کہاں گئے؟ اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے عشق و محبت نے ان کو سلطنت سے بے سلطنت کر دیا، وہ تخت و تاج کولات مار کر اللہ کی محبت میں ہم کو چھوڑ کر چلے گئے، بس اتنا سننا تھا کہ یقین ہو گیا کہ یہ میرا ہی بیٹا ہے لہذا فرمایا کہ میں ہی ابراہیم ابن ادھم ہوں، بس اُٹھے اور گلے سے لگالیا۔

آپ اللہ والوں کی زبان سے کبھی کسی بادشاہ کا تذکرہ سنتے ہیں؟ لیکن اس بادشاہ کا تذکرہ، سلطنتِ بلخ چھوڑنے والے کا تذکرہ اولیاء اللہ کی زبانوں سے جاری ہوتا ہے۔ مفتی بغداد علامہ آلوسی السید محمود بغدادی رحمۃ اللہ علیہ جیسی بڑی شخصیت نے ان کا تذکرہ اپنی تفسیر میں کیا ہے۔

میں نے اعلان کیا تھا کہ پندرہ سولہ منٹ بیان کروں گا، اب غالباً پندرہ سولہ منٹ ہونے والے ہیں لہذا میں اجازت دیتا ہوں کہ جو چاہے تقریر کے درمیان سے اٹھ کر چلا جائے۔ بس میرے لئے قانونی طور پر اتنا کہنا کافی ہے، جب تک میرا اللہ مجھ سے بیان کرائے گا میں تقریر کروں گا، جس کا جی چاہے اپنے گھر چلا جائے، سونے کا تقاضہ ہو تو سو جائے، میں نے یہاں کوئی فوج تھوڑی بٹھا رکھی ہے کہ آپ کو پکڑ لے گی، ہاں میری محبت کی فوج بہت مضبوط ہے، مجھے امید ہے کہ میری محبت آپ کو جانے نہیں دے گی ان شاء اللہ تعالیٰ۔ جو مضمون میں بیان کر رہا ہوں اگر آپ کے اندر یہ مضمون اتر جائے تو آپ کے جسم کی قیمت، آپ کی مٹی کی قیمت سورج و چاند سے اور زمین و آسمان سے افضل ہو جائے گی۔ میں یہ کوئی معمولی بات عرض نہیں کر رہا ہوں۔

سلطان ابراہیم ابن ادھم رحمۃ اللہ علیہ

کی ایک دعا اور اللہ تعالیٰ کا جواب

ایک بار سلطان ابراہیم ابن ادھم رحمۃ اللہ علیہ طواف کر کے دعا کر رہے تھے کہ اَللّٰهُمَّ اَعْصِنِيْ مِنَ الذَّنُوْبِ اے اللہ! مجھے گناہوں سے معصوم کر دیجئے تو پردہ غیب سے آواز آئی کُلُّ عِبَادَةٍ يَسْأَلُوْنَهُ الْعِصْمَةَ فَاِذَا عَصَمَكُمْ ہر بندہ اللہ سے معصوم ہونے کا سوال کرتا ہے، لیکن جب وہ ان سب کو معصوم بنادے گا عَلٰی مَنْ يَّتَفَضَّلُ وَعَلٰی مَنْ يَّتَكَوَّمُ پھر اس کے فضل اور کرم کا ظہور کس پر ہوگا؟ یعنی اگر کوئی گناہ کرے تو وہ اپنے فضل سے اسے معاف فرمائے۔^۵

۵ تفسیر روح المعانی، ۴/۱۰۲، مطبوعہ دار احیاء التراث (بیروت)

قرآن پاک کی ایک آیت کی عجیب تفسیر

علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر روح المعانی میں قرآن پاک کی آیت **إِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطَانُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوا** کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ شیطان انسان پر کب قابو پاتا ہے؟ **بِبَعْضِ مَا كَسَبُوا** بعض گناہوں کی وجہ سے۔ مثلاً اس نے بد نظری کر لی یعنی کسی عورت کو بری نظر سے دیکھ لیا، کسی لڑکے کو بری نظر سے دیکھ لیا، اب اس کی یاد ستار ہی ہے، اب اس کے لئے اسباب وصل تلاش کئے جا رہے ہیں تو اس کا پہلا گناہ دوسرے گناہ کی طرف دھکیلتا ہے، اسی طرح ایک نیکی دوسری نیکی کی طرف لے جاتی ہے، ہر نیکی میں خاصیت ہے کہ ایک نیکی اور کرا دے اور ہر گناہ میں خاصیت ہے کہ دوسرا گناہ کرا دے۔ اس لئے کہتا ہوں کہ جلدی ندامت کے آنسوؤں سے توبہ کر لو کیونکہ شیطان مثل چمگاڈ کے ہے، یہ دل کے اندھیروں میں رہتا ہے۔ بتائیے چمگاڈ کہاں رہتا ہے؟ جہاں اندھیرے ہوتے ہیں۔ تو علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب تم سے کوئی گناہ ہو جائے اور دل میں اندھیرا آجائے تو توبہ کرنے میں دیر مت کرو ورنہ شیطان تمہارے دل میں ڈیرہ جمالے گا، تمہارے دل میں اپنا نشیمن بنالے گا اور تمہیں کسی عظیم لغزش میں مبتلا کر دے گا، کسی خطرناک گناہ میں مبتلا کر دے گا۔ اس لئے جلدی سے توبہ و ندامت کے نور سے اپنے دل کو روشن کر لو، روشنی آئی اور شیطان بھاگا، شیطان روشنی میں نہیں رہتا۔

جذب کا دوسرا قصہ

سلطان ابراہیم ابن ادھم رحمۃ اللہ علیہ کے جذب کا ایک قصہ آپ نے سُن لیا۔ میں اپنی دعا میں اللہ تعالیٰ کی رحمت کو واسطہ دینے کے لئے ان کا نام بھی لوں گا۔ اب دوسرے بزرگ کا قصہ سنئے، یہ ابھی حال ہی کا قصہ ہے، اسی صدی کا قصہ ہے۔ جو نیور انڈیا میں حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ ڈاکٹر عبدالحی صاحب رحمۃ اللہ علیہ رہتے تھے، وہیں ایک شاعر بھی رہتے تھے، عبدالحفیظ نام تھا، ان کی شاعری کا کلام دیوانِ حفیظ کے نام سے چھپا ہے، یہ آل انڈیا شاعر

تھے، غضب کے شعر کہتے تھے مگر شراب بہت پیتے تھے، ایک دن ڈاکٹر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ آپ مسٹر ہیں بی۔ اے، ایل ایل بی ہیں مگر یہ ڈاڑھی، یہ تہجد، یہ آپ کی باتوں میں اثر، آپ کو یہ سب کہاں سے ملا؟ ڈاکٹر عبدالحی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مجھے یہ سب حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے صدقہ میں ملا ہے، میں ان سے دعائیں لیتا ہوں، ہر مہینہ ان کی صحبت میں جاتا ہوں اور رمضان بھی وہاں گزارتا ہوں۔ کہنے لگے کہ کیا ہماری بھی اصلاح ہو سکتی ہے؟ یہ ان کو جذب عطا ہوا ہے، اللہ والوں کی تلاش جذب ہی کا اثر ہے۔

انہی کو وہ ملتے ہیں جن کو طلب ہے

وہی ڈھونڈتے ہیں جو ہیں پانے والے

ڈاکٹر عبدالحی صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

اُن سے ملنے کی ہے یہی اک راہ

ملنے والوں سے راہ پیدا کر

یعنی جو اللہ تعالیٰ سے ملے ہوئے ہیں ان سے راہ و رسم قائم کرو تب اللہ ملتا ہے۔

صحبتِ اہل اللہ کی اہمیت پر نصیحت آموز مثالیں

عبدالحفیظ شاعر کہنے لگے کہ کیا میں بھی وہاں جاسکتا ہوں؟ ڈاکٹر عبدالحی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جی ہاں جاسکتے ہیں، کہنے لگے کہ میں تو شراب پیتا ہوں، ڈاڑھی بھی منڈاتا ہوں۔ فرمایا کہ بیمار ہی تو ہسپتال جاتا ہے، اللہ والوں کے روحانی ہسپتال میں کون جاتا ہے؟ گنہگار ہی تو جاتے ہیں۔ بس وہ جو پور سے تھانہ بھون کے لیے نکلے، راستہ میں ڈاڑھی کے تھوڑے تھوڑے بال نکل آئے، حالانکہ گھر سے ڈاڑھی منڈا کر گئے تھے لیکن راستہ میں بھی تھوڑے تھوڑے بال نکل آئے، بعض لوگوں کے گال بڑے زرخیز ہوتے ہیں یعنی بال جلدی نکل آتے ہیں۔ خیر جب یہ تھانہ بھون پہنچے تو آئینہ میں اپنی شکل دیکھی کہ تھوڑے تھوڑے بال نکل آئے ہیں تو تھانہ بھون کی خانقاہ کے اندر ہی حجام کو بلایا اور ڈاڑھی پر اُستر اچلوادیا۔ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ سب دیکھ لیا۔ اب یہ جاکر حضرت

تھانوی سے کہنے لگے کہ حضرت مجھے بیعت کر لیجئے، حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حفیظ صاحب جب آپ کو بیعت ہونا تھا تو جو تھوڑا تھوڑا نور آ گیا تھا اس کو کیوں صاف کر دیا؟ کہنے لگے کہ حضرت آپ حکیم الامت ہیں اور میں مریض الامت ہوں، مریض کا فرض ہے کہ حکیم کو اپنی پوری حالت بیان کر دے۔ جو مرید اپنے روحانی معالج یعنی اپنے شیخ سے اپنا حال چھپائے گا وہ کبھی شفا نہیں پائے گا، خندق میں گرنے کے بعد جب رُسا ہو گا تب پتہ چلے گا۔ اس لئے مرید پر فرض ہے کہ اپنے مربی و شیخ سے اپنا سارا حال صحیح صحیح بتائے۔ تو حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس کا یہ فعل یعنی ڈاڑھی منڈانا تو اچھا نہیں ہے مگر اس نے جس طرح یہ کام کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سادہ طبع ہے۔ لہذا آپ نے انہیں بیعت کر لیا اور فرمایا کہ جاؤ اللہ اللہ کرو، ذکر اللہ کرو، یہ ٹانک اور وٹامن دیتا ہوں ان شاء اللہ سب حالات درست ہو جائیں گے۔ عبد الحفیظ واپس جو نیور آ گئے۔

ایک سال کے بعد حضرت تھانوی جو نیور تشریف لے گئے، میرے شیخ شاہ عبد الغنی رحمۃ اللہ علیہ بھی حضرت تھانوی کے ساتھ تھے، وہاں ایک مجلس میں ایک بڑے میاں نے حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے مصافحہ کیا تو حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے شاہ عبد الغنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ یہ بڑے میاں کون ہیں؟ میرے شیخ شاہ عبد الغنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت یہ جو نیور کے مشہور آل انڈیا شاعر عبد الحفیظ ہیں جن کا دیوان حفیظ ہے۔ تو حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ پہلے تو یہ بالکل فارغ البال تھے، اب تو ماشاء اللہ چہرہ پر سنت کا باغ لہلہا رہا ہے۔

اپنے انتقال سے تین دن پہلے عبد الحفیظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر اللہ کے خوف کا حال طاری ہو گیا، جب اللہ کی یاد آتی، قیامت کا نقشہ سامنے آتا تو رونے لگتے، اپنے گھر میں شمالاً جنوباً بے چینی کے عالم میں روتے ہوئے پھرتے رہتے، اتنا روئے اتنا روئے کہ تین دن کے بعد شہید ہو گئے، اللہ تعالیٰ کے خوف نے ان کی روح قبض کر لی، حدیث پاک میں ہے کہ جو شخص اللہ کے خوف سے مرے گا وہ شہید ہو گا۔ انہوں نے مرنے سے پہلے اپنا دیوان حفیظ نکالا اور اس میں تین اشعار کا اضافہ کیا، اب وہ تین اشعار سن لیجئے تو جذب کا دوسرا قصہ ختم ہو جائے گا۔ انہوں نے اپنے دیوان میں یہ تین اشعار لکھے۔

مری کھل کر سیہ کاری تو دیکھو
اور اُن کی شانِ ستاری تو دیکھو
گڑا جاتا ہوں جیتے جی زمیں میں
گناہوں کی گراں باری تو دیکھو
کرے بیعتِ حفیظِ اشرفِ علی سے
بہ ایں غفلت یہ ہُشیاری تو دیکھو

عقل مند شخص وہ ہے جو کسی اللہ والے سے جڑ جائے۔ اس بات کو مثال سے سمجھانے کے لیے ایک حکایت بیان کرتا ہوں کہ ایک چبوتی نے اللہ میاں سے کہا کہ مجھے کعبہ دیکھنے کا شوق ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے چبوتی کعبہ شریف سے ایک کبوتر بھیج رہا ہوں کیونکہ تو اپنی چال سے کعبہ نہیں جاسکتی، تو اس کبوتر کے پیر سے لپٹ جانا مگر آنکھ نہ کھولنا ورنہ ڈر کے مارے زمین پر گر جائے گی، اور اس کا پیر زور سے پکڑنا تاکہ جب وہ پھر پھڑپھڑائے تو کہیں تو چھوٹ کر گر نہ جائے لہذا اس کے پیر کو سختی سے پکڑنا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے کبوتر حرم کو حکم دیا کہ فلاں بستی میں جاؤ، کبوتر اللہ تعالیٰ کی رہنمائی سے اس گھر میں پہنچ گیا جہاں وہ چبوتی تھی، اور چبوتی کے دل میں اللہ تعالیٰ نے ڈالا کہ یہی وہ کبوتر ہے۔

حُسن کا انتظام ہوتا ہے
عشق کا یوں ہی نام ہوتا ہے

سب اللہ کا انتظام ہوتا ہے، اللہ جس کو چاہتا ہے اپنا بناتا ہے، جب تک ان کا فضل نہیں ہوگا ہم اور آپ گناہوں سے نہیں نکل سکتے، ہزاروں بہانے بازیاں اڑے آجاتی ہیں۔ ایک صاحب نے کہا کہ ہم تو حسینوں کو اس لئے دیکھتے ہیں کہ ان کی شکلوں میں اللہ تعالیٰ کا حسن نظر آتا ہے، ان کا یہ حسن، آئینہ جمالِ خداوندی ہے یعنی خدا کے جمال کا آئینہ ہے، ہم انہیں کسی بُری نیت سے نہیں دیکھتے، ہم ان میں اللہ کا جمال دیکھتے ہیں۔ میرے شیخ حضرت مولانا شاہ عبدالغنی صاحب پھولپوری رحمۃ اللہ کے یہاں ایک ملازم تھا، روٹی اچھی پکاتا تھا، ایک دن آٹا خریدنے گیا تو بنیے کی دکان پر جو گڑ

رکھا ہوا تھا اس میں سے گڑ کی ایک ڈلی اٹھا کر جیب میں رکھ لی، حضرت کے ایک بیٹے اس کے ساتھ تھے، انہوں نے اسے یہ حرکت کرتے دیکھا تو پوچھا کہ یہ کیا کیا؟ اس نے کہا کہ میں نے تو ایسے ہی مزے کے لئے گڑ رکھ لیا اور نہ میری نیت بُری نہیں تھی۔ لیجئے صاحب، اب چوری کے لیے بھی اچھی نیت ہونے لگی۔ تو چیونٹی نے اس کبوتر کو مضبوطی سے پکڑ لیا، اللہ نے کبوتر کو حکم دیا کہ واپس جاؤ، وہ حرم کعبہ آیا اور چیونٹی بھی اس کے ساتھ حرم پہنچ گئی۔

اصلی پیر کی پہچان

حکیم الامت مجدد الملت مولانا اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہ فرماتے ہیں کہ اگر تم کو بھی حرم کا کوئی کبوتر مل جائے، جس کا جسم یہاں رہتا ہو اور دل کعبہ میں رہتا ہو یعنی جو سراپا سنت و شریعت کا پابند ہو، اگر کوئی ایسا اللہ والا مل جائے تو اس سے چمٹ جاؤ، مگر اللہ والوں کو خود سے نہ پہچانو، وقت کے علماء اور وقت کے بزرگان دین سے پوچھو کہ ہم کس بزرگ کے پاس جایا کریں؟ ہو سکتا ہے کہ آپ کی نظر غلط پہچان لے، کہیں آپ کلغٹن پر لنگوٹ باندھے ہوئے نشہ باز کو جو سٹے کا نمبر بتا رہا ہو غلطی سے بزرگ سمجھ لیں۔ پتا چلا کہ آپ اس کے پاس اپنے مقدمہ کے لئے دعا کرانے گئے اور اس نے بجائے دعائیں دینے کے دو چار گالیاں دے دیں۔

جذب کا تیسرا قصہ

اب جذب کا تیسرا قصہ سناتا ہوں۔ خواجہ عزیز الحسن صاحب مجدد رحمۃ اللہ علیہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے خلفاء میں سے تھے۔ ایک بار آل انڈیا مشہور شاعر جگر مراد آبادی نے ان سے پوچھا کہ خواجہ صاحب آپ مسٹر ہیں یعنی انگریزی داں ہیں، ڈپٹی کلکٹر ہیں، لیکن یہ لمبا کرتا، ٹخنوں سے اوپر پاجامہ، سر پر گول ٹوپی، ہاتھ میں تسبیح یہ سب کہاں سے آیا؟ انہوں نے فرمایا کہ تھانہ بھون میں ایک اللہ والے بزرگ ہیں جن کی صحبتوں سے بہت سے لوگ اللہ کے ولی بن رہے ہیں، آپ بھی جا کر ان سے مل لیں، میں بھی وہیں جاتا ہوں جب ہی میرا یہ حال ہے، میں ان سے بزبانِ حال کہتا ہوں۔

تُو نے مجھ کو کیا سے کیا شوقِ فراواں کر دیا
 پہلے جاں، پھر جانِ جاں، پھر جانِ جاناں کر دیا
 اور خواجہ صاحب رحمۃ اللہ شعر کی زبان میں حکیم الامت رحمۃ اللہ کو مخاطب کر کے کہہ رہے ہیں۔
 نقشِ بتاں مٹایا، دکھایا جمالِ حق
 آنکھوں کو آنکھیں، دل کو مرے دل بنا دیا
 آہن کو سوزِ دل سے کیا نرم آپ نے
 نا آشنائے درد کو بسمل بنا دیا
 یعنی اے حکیم الامت رحمۃ اللہ، میں اللہ کی محبت کے درد سے ناواقف تھا، آپ نے مجھے بسمل کر دیا،
 اب میں دن رات اللہ کے عشق میں تڑپتا ہوں، اللہ کے عشق و محبت کا مزہ لیتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ کی محبت میں جنت کا مزہ ملتا ہے

لیکن اللہ تعالیٰ کی محبت میں تڑپنے سے یہ مت سمجھئے گا جیسے ہارٹ ایک والے تڑپتے ہیں،
 اس میں تو تکلیف ہوتی ہے۔ مولانا شاہ محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ نے اپنے ایک شعر میں اللہ کی محبت کے
 درد کی عجیب شرح فرمائی ہے۔

شکر ہے دردِ دل مستقل ہو گیا
 اب تو شاید مرا دل بھی دل ہو گیا

اور فرماتے ہیں۔

لطفِ جنت کا تڑپنے میں جسے ملتا نہ ہو
 وہ کسی کا ہو تو ہو لیکن ترا بسمل نہیں
 قیس بیچارا رموزِ عشق سے تھا بے خبر
 ورنہ اُن کی راہ میں ناقہ نہیں محمل نہیں

یعنی اللہ والوں کو اللہ کی محبت کے درد میں جنت کا مزا آتا ہے۔

لیلیٰ اور مجنوں کی آپس میں کیا رشتہ داری تھی؟

قیس مجنوں کو کہتے ہیں، لیلیٰ کے عاشق کا نام قیس تھا، لیلیٰ و مجنوں دونوں کے ابا آپس میں سکے بھائی تھے، یعنی لیلیٰ مجنوں کے سکے چچا کی بیٹی تھی۔ آپ لوگ اس وقت لیلیٰ مجنوں کی باتیں کیسے غور سے سُن رہے ہیں، میں دیکھ رہا ہوں کہ سب کے چہروں پر تازگی آگئی ہے۔ آہ! کاش کہ مولیٰ کے نام سے بھی ایسی تازگی آتی، لیلیٰ تو قبر میں گل سڑ گئی اور دنیا میں اس سے بہتر لاکھوں لیلیٰ موجود ہیں۔

مِرے دار زندگی اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری ہی سے ملتی ہے

مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے مولیٰ کا کوئی مثل نہ تھا، نہ ہے، نہ قیامت تک ہو گا۔ اللہ کا مثل کون ہو سکتا ہے۔ مولانا شاہ محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

میں اُن کے سوا کس پہ فدا ہوں یہ بتا دو

لا مجھ کو دکھا، اُن کی طرح کوئی اگر ہے

مرضی تری ہر وقت جسے پیشِ نظر ہے

پھر اس کی زباں پر نہ اگر ہے نہ مگر ہے

اللہ کے عاشق اگر مگر نہیں کہتے۔ مزاحاً کہتا ہوں کہ اگر نے شادی کی مگر سے، جس سے ایک لڑکا ہوا، اس کا نام کاش رکھا گیا۔ لہذا دوستو، اگر مگر مت لگاؤ، اللہ جس سے راضی ہو ویسی صورت بنالو، اللہ تعالیٰ جس سے ناراض ہو ان کاموں سے بچ جاؤ، ان شاء اللہ آپ کی زندگی میں بے شمار زندگیاں داخل ہو جائیں گی۔ واللہ! اللہ کی فرماں برداری سے، خدائے تعالیٰ کے فیضانِ رحمت سے آپ کو وہ زندگی عطا ہوگی کہ ساری دنیا کے حسین اور حسن پرستوں کو اس کا خواب بھی نظر نہیں آسکتا، وہ بے چارے تو خود پریشان ہیں، ساری دنیا کے حسن پرست پریشانی میں مبتلا ہیں، راتوں کی نیند غائب ہے، ویلیم

فائیو (Valium 5) کے بعد ویلیئم ٹین (Valium 10) کھاتے ہیں، اس کے بعد انجکشن لگتے ہیں، بجلی کے جھٹکے لگتے ہیں، آخر میں گیدوبندر پہنچ جاتے ہیں، عاشق مزاجی کا آخری مقام گیدوبندر ہے۔

گیدوبندر کے نام کی عجیب تشریح

گیدوبندر کے نام کی تشریح مجھ سے سن لیجیے، یہ تشریح بھی آپ مجھ ہی سے سنیں گے کہ مُردوں سے، ان مرنے والے حسینوں سے محبت کی تو گدھ ہو گئے کیونکہ گدھ مردہ خور ہوتا ہے، مردہ جانور کھاتا ہے تو پہلے گدھ ہوئے پھر بندر ہو گئے کیونکہ بندر کی طرح کود کود کر اس کے ساتھ عشق ظاہر کر رہے تھے لہذا گدھ و بندر ہو کر گیدوبندر پہنچ گئے۔ پاکستان کا بہترین پاگل خانہ حیدر آباد کے قریب گیدوبندر میں ہے۔

بے مثل مولیٰ کے بے مثل نام کی بے مثل لذت

تو مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرا مولیٰ مثلیت سے پاک ہے یعنی اللہ جیسا کوئی نہیں ہے تو ان کے نام کی لذت کا بھی کوئی مثل نہیں ہے۔ اللہ کے نام میں جو مٹھاس ہے وہ نہ جنت میں ہے نہ دنیا میں ہے۔ میں آپ کو دونوں جہاں کے عیش سے بڑھ کر دعوت دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے نام میں دونوں جہاں سے بڑھ کر لذت ہے۔

ارے یارو جو خالق ہے شکر کا

جمالِ شمس کا، نورِ قمر کا

اور

وہ شاہِ دو جہاں جس دل میں آئے

مزے دونوں جہاں سے بڑھ کے پائے

یہ میرے ہی اشعار ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ تجربہ کر کے دیکھ لو، اور تجربہ کیا کرنا ہے، تجربہ کے لئے اُن ستر شہید صحابہ کا خون کافی ہے جو دامنِ اُحد میں سوئے ہوئے ہیں، اگر ان شہداء کو اللہ کے نام پر مرنے میں مزہ نہ آتا تو جہاد میں کون جاتا۔

حالتِ گناہ میں بھی اللہ تعالیٰ کے کرم سے جذبِ عطا ہو سکتا ہے

تو جگر صاحب نے خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ کیا میں بھی اللہ والا بن سکتا ہوں؟ حالانکہ میں تو شراب پیتا ہوں۔ یہ جگر صاحب کو جذبِ نصیب ہو رہا ہے یعنی اللہ ان کو اپنی طرف کھینچ رہا ہے۔ یہ نہ سمجھو کہ گناہ کی حالت میں جذب نہیں ہوتا، نیک بننے کے بعد اللہ جذب کرتا ہے، اللہ تعالیٰ عینِ گناہ کی حالت میں بھی جذب کر لیتا ہے، اس کی شان اتنی بڑی ہے کہ کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتی۔

حضرتِ بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ کے جذب کا قصہ

اللہ تعالیٰ نے حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ کو شراب کی حالت میں جذب کیا تھا۔ بشر حافی شراب کے نشہ میں مدہوش تھے، پیر لڑکھڑا رہے تھے، اچانک دیکھا کہ زمین پر کاغذ کا ایک ٹکڑا پڑا ہے جس پر بسم اللہ شریف لکھی ہے، فوراً کہا کہ آہ! میرے اللہ کا نام زمین پر پڑا ہوا ہے، فوراً اُسے اٹھایا، صاف کیا، عطر لگایا اور اسی بے ہوشی کی حالت میں، شراب کے نشہ کی حالت میں اوپر ایک طاق میں رکھ دید۔ رات کو خواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے بشر تو شراب کے نشہ سے بے ہوش تھا مگر میرے نام سے باہوش تھا، میرے نام کو تو نے اس وقت بھی فراموش نہیں کیا جس وقت شراب کے نشہ میں ساری دنیا کو فراموش کئے ہوئے تھا۔ بس اللہ نے انہیں جذب کر لیا اور فرمایا کہ آج سے تمہارا نام اولیاء اللہ کے رجسٹر میں درج ہے۔ صبح سو کر اٹھے تو شراب کے مٹکے توڑ دیئے، ساری بوتلیں توڑ دیں اور تہجد و ذکر و فکر میں لگ گئے، پھر اللہ نے انہیں وہ مقام عطا کیا کہ امام احمد ابن حنبل رحمۃ اللہ علیہ جب حدیث پڑھاتے تھے اگر اس وقت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ زیارت کے لئے تشریف لے آتے تو امام احمد ابن حنبل رحمۃ اللہ علیہ حدیث پڑھاتے پڑھاتے کھڑے ہو جاتے تھے، طلبہ کہتے تھے کہ آپ ایک

غیر عالم کے لئے کیوں کھڑے ہوتے ہیں؟ فرمایا کہ میں کتاب اللہ کا عالم ہوں اور یہ اللہ کا عالم ہے یعنی یہ اللہ کو جانتا ہے، بشر حافی اللہ کا جذب کیا ہوا مقبول بندہ ہے اس لئے میں اس کا اکرام کرتا ہوں۔

ایک دن بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ یہ آیت تلاوت کر رہے تھے وَالْأَرْضُ فَرَشْنَاهَا فَنِعْمَ الْمُهْدُونَؑ اور ہم نے زمین کو فرش بنایا ہے۔ بس جو تاتار کر پھینک دیا اور کہا کہ میں اللہ کے فرش پر جو تاپہن کر نہیں چلوں گا۔ لیکن میں عرض کر دوں کہ یہ دین کا مسئلہ نہیں ہے کہ آپ لوگ بھی جو تانہ پہنیں، بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ پر تو ایک حال طاری ہو گیا تھا اور وہ ننگے پیر چلنے لگے تھے، تو اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ کرامت بخشی کہ زمین پر جہاں نجاست ہوتی تھی اور یہ وہاں سے گذرتے تھے تو زمین پھٹ جاتی تھی، اللہ تعالیٰ زمین کو حکم دیتا تھا کہ اے زمین تو پھٹ کر نجاست نکل جا، میرا عاشق بشر حافی آ رہا ہے جس نے میرے لئے جو تے اتار پھینکے تھے۔ جو اللہ تعالیٰ کو چاہتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کو چاہتے ہیں، اگر پیاسے پانی کو تلاش کرتے ہیں تو پانی بھی اپنے پیاسوں کو تلاش کرتا ہے، جو اللہ تعالیٰ کی جستجو کرتے ہیں اللہ بھی ان کو تلاش کر لیتا ہے۔

اے رسید دستِ تو در بحر و بر

اے خدا آپ سمندر اور خشکی ہر جگہ ہمیں تلاش کرنے پر قادر ہیں، آپ کا ہاتھ ہر جگہ پہنچا ہوا ہے، وہ کون سی جگہ ہے جہاں خدا کا ہاتھ نہ پہنچا ہوا ہو۔

جگر صاحب کی حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

کی خدمت میں حاضری

تو خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جگر صاحب سے فرمایا کہ آپ بھی اس اللہ والے کے پاس تھا نہ بھون جائیں۔ انہوں نے کہا کہ میں شراب تو نہیں چھوڑ سکتا، کیا خانقاہ میں شراب پینے کی اجازت

مل جائے گی؟ خواجہ صاحب نے فرمایا کہ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھ کر بتاؤں گا۔ جب انہوں نے حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا تو حضرت نے فرمایا کہ خواجہ صاحب آپ جگر صاحب سے کہئے کہ میں خانقاہ میں تو شراب نہیں پینے دوں گا البتہ وہ اشرف علی کے گھر میں رہیں، جب خدا کے رسول کسی کافر کو اپنا مہمان بنا سکتے ہیں تو اشرف علی بھی ایک گنہگار مسلمان کو جو اپنی اصلاح کرنا چاہتا ہے اپنا مہمان بنا سکتا ہے۔ جگر صاحب یہ جواب سن کر رونے لگے، فوراً بستر باندھا اور تھانوی بھون کی خانقاہ پہنچ گئے اور حضرت سے عرض کیا کہ میں جگر مراد آبادی ہوں، مجھے بیعت کر لیجئے۔ حضرت نے فرمایا کہ میں آپ کو جانتا ہوں، آپ کو کون نہیں جانتا، آپ آل انڈیا شاعر ہیں۔ تو اللہ نے انہیں گناہ کی حالت میں جذب کیا۔ جب ماں باپ اپنے بچے کو گٹر لائن کی گندگی میں گرا ہوا دیکھتے ہیں تو ان کو رحم آتا ہے یا نہیں؟ ماں باپ بچے کو اٹھا لیتے ہیں یا نہیں؟ تو جب اللہ تعالیٰ کو رحم آتا ہے تو وہ گناہ کی حالت میں بھی جذب کر لیتے ہیں۔ جب جگر صاحب کو جذب ہوا تو دل میں محسوس ہو گیا۔ جذب پر جگر صاحب کے استاد اصغر گوندوی کا کیا پیرا شعر ہے۔

نہ میں دیوانہ ہوں اصغر نہ مجھ کو ذوقِ عریانی

کوئی کھینچے لیے جاتا ہے خود جیب و گریباں کو

اب جگر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جذب پر اپنا شعر پیش کیا۔

پینے کو تو بے حساب پی لی

اب ہے روزِ حساب کا دھڑکا

جب جگر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی روح کو اللہ نے اپنی طرف جذب کیا تو دل پر خوفِ خدا غالب آیا کہ ظالم کب تک پئے گا، قیامت میں حساب بھی تو دینا ہے۔ اس شعر میں انہوں نے اپنے جذب کی نشاندہی کی ہے کہ جس دن اللہ نے مجھے جذب کیا میرے قلب کی کیفیت کا عالم بدل گیا۔ فرماتے ہیں۔

پینے کو تو بے حساب پی لی

اب ہے روزِ حساب کا دھڑکا

جگر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حق میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی چار دعائیں

جب جگر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے بیعت کر لیا تو عرض کیا کہ حضرت میرے لیے چار دعائیں کر دیجئے کہ میں شراب چھوڑ دوں، ڈاڑھی رکھ لوں، حج کر آؤں اور ایمان پر خاتمہ ہو جائے حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فوراً دعا کے لیے ہاتھ اٹھالیے۔

دعائے شیخ نے چوں ہر دعا است

اللہ والوں کی دعا کے مقابلہ میں دوسروں کی دعا نہیں آسکتی۔

حضرت ابراہیم ابن ادھم رحمۃ اللہ علیہ کی برکت سے ایک شرابی کے جذب کا قصہ

مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سلطان ابراہیم ابن ادھم رحمۃ اللہ علیہ نے زمین پر بے ہوش پڑے ایک شرابی کا منہ دھویا تو وہ اٹھ کر بیٹھ گیا اور پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ فرمایا کہ میں سلطان ابراہیم ابن ادھم ہوں۔ عرض کیا کہ کیسے آئے؟ فرمایا کہ ظالم، تو نے اتنی زیادہ پی لی تھی کہ زمین پر پڑا تے کر رہا تھا اور تیرے منہ پر کھیاں بھنک رہی تھیں، میں نے اللہ کا بندہ سمجھ کر تیرا منہ دھو دیا، کہا کہ اچھا ہاتھ لائیے، میں آپ کے ہاتھ پر توبہ کرتا ہوں، اسی وقت نشہ اترتے ہی فوراً جذب عطا ہو گیا حالانکہ حضرت ابراہیم ابن ادھم رحمۃ اللہ علیہ نے کوئی وعظ نہیں کہا تھا، انہوں نے اس سے یہ نہیں فرمایا کہ تم توبہ کر لو، اس نے جو یہ کہا کہ مجھے بیعت کر لیجئے، توبہ کر دیجئے، اب کبھی شراب نہیں پیوں گا، تو اسے یہ کس نے سکھایا؟ اللہ کے جذب نے۔ اللہ کا جذب دنیا کی ہدایت کے تمام اسباب سے بے نیاز ہے، بس اللہ نے اسی وقت جذب کر لیا، توبہ کرنے کے بعد وہ اسی وقت ولی اللہ ہو گیا۔ رات کو سلطان ابراہیم ابن ادھم رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں دیکھا کہ وہ شرابی ولی اللہ ہو گیا ہے تو اللہ تعالیٰ

سے پوچھا کہ آپ نے اتنی جلدی اس شرابی کو ولی اللہ کیوں بنالیا؟ اس میں کیا راز ہے؟ بغیر اشراق و تہجد، اذان اور بڑی محنتوں کے اس کو یہ مقام کیسے حاصل ہو گیا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے سلطان ابراہیم ابن ادھم رحمۃ اللہ علیہ اَنْتَ غَسَلْتَ وَجْهَهُ لَا جَلِيَّ تُوْنِے اس کے چہرے کو میری خاطر دھویا، میرا بندہ سمجھ کر اس کا چہرہ دھویا، فَغَسَلْتُ قَلْبَهُ لَا جَلِيَّکَ میں نے تیری خاطر اس کا دل دھو دیا۔ جس کا دل اللہ دھو دے اس کے دل میں گناہ کا کوئی اثر نہ رہ سکتا ہے؟ اے اللہ! اپنا دستِ کرم بڑھا دیجئے اور ہمارے دلوں کو بھی اسی طرح پاک کر دیجئے۔

دستِ بکشا جانبِ زنبیلِ ما

آفریں بر دست و بر بازوئے تو

اے خدا، ہماری جھولیوں کی جانب اپنا ہاتھ بڑھائیے، آپ کے دستِ مبارک اور کرم کے ہاتھوں پر بے شمار آفریں ہو۔

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی دعا کے آثارِ قبولیت

جگر صاحب حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے چاروں دعائیں کرانے کے بعد لوٹ آئے اور فوراً شراب چھوڑ دی، شراب چھوڑنے سے بیمار پڑ گئے جیسے ہیروئن چھوڑنے والا بیمار پڑ جاتا ہے، شیطان اس کے کان میں کہتا ہے کہ دوبارہ پینا شروع کر دو ورنہ مر جاؤ گے۔ اگر وہ اللہ والا ہے تو شیطان کو جواب دے گا کہ ہیروئن کھا کر بھی ایک نہ ایک دن مروں گا لیکن خدا کے غضب میں مروں گا اور اگر چھوڑ کر مراثو اللہ تعالیٰ کی رحمت کے سائے میں موت آئے گی، وہ موت اس زندگی سے افضل ہے، جس موت سے اللہ تعالیٰ راضی ہوں اس موت پر لاکھوں حیات اور زندگیاں قربان ہوں۔ تو ڈاکٹروں کے بورڈ نے کہا کہ جگر صاحب آپ شراب کے عادی ہیں، بیماری شراب چھوڑنے سے آئی ہے، شراب پینے سے جائے گی۔ جگر صاحب نے ڈاکٹروں سے سوال کیا کہ اگر پیتار ہوں گا تو

کب تک جیتا رہوں گا؟ ڈاکٹروں نے کہا کہ دس سال اور جی جاؤ گے، فرمایا کہ اگر شراب چھوڑنے سے موت آتی ہے تو جگر اس موت کو لیک کہتا ہے اور اس موت سے معاف کرتا ہے یعنی گلے ملتا ہے۔ جو موت خدا کی رحمت اور خدا کے راستہ میں آئے، ایسی موت کو لاکھوں زندگیاں بھی سلام کریں تو ان کی سلامی اس موت کی عظمتوں کا حق ادا نہیں کر سکتی جو اللہ کے راستہ میں آئی ہو۔ تو جگر صاحب نے کہا کہ میں دس سال شراب پی پی کر جیتا رہوں تو میں ایسی زندگی پر لعنت بھیجتا ہوں۔

ہم ایسی لذتوں کو قابلِ لعنت سمجھتے ہیں

کہ جن سے رب مراے دوستو ناراض ہوتا ہے

توبہ کرنے والا اللہ تعالیٰ کا محبوب ہو جاتا ہے

اللہ کی ناخوشی کی راہوں سے اپنا دل خوش نہ کرو، اگر دل میں حرام خوشی درآمد ہو گئی تو رو رو کے اللہ کو منالو، توبہ کا جلاب لے لو، سب گناہ معاف ہو جائیں گے ان شاء اللہ تعالیٰ، اللہ کے خوف کے آنسوؤں سے، ندامت سے، توبہ سے بالکل صاف ہو جاؤ گے جیسے کہ گناہ ہوا ہی نہیں۔ حدیث میں ہے اَلْتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ^۱ کہ گناہ سے توبہ کرنے والا اس طرح پاک ہو جاتا ہے جیسے کہ گناہ کیا ہی نہیں۔ اور اللہ کا حبیب بھی ہو جاتا ہے، عجیب معاملہ ہے، دنیا والے معاف کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ معاف تو کر دیا لیکن اب تمہیں دوست نہیں بناؤں گا، اب تم کبھی میرے سامنے نہ آنا، تم کو دیکھ کر مجھے تکلیف ہوتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے گنہگارو، اگر تم توبہ کر لو تو میں تمہاری توبہ قبول کروں گا، اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ^۲ اور تم سے محبت بھی کروں گا، تمہیں اپنا محبوب بھی بنالوں گا، پیدا بھی بنالوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے یہاں يُحِبُّ کو مضارع سے نازل فرمایا ہے، ماضی سے نازل نہیں فرمایا، مطلب یہ کہ ہم اس وقت بھی تم سے محبت کرتے ہیں اور توبہ

۱۔ مشکوٰۃ المصابیہ، باب الاستغفار والتوبة، ص: ۲۰۶ قدیمی کتب خانہ

۲۔ البقرة: ۳۸

کی برکت سے آئندہ بھی کرتے رہیں گے، اگر تم توبہ کرتے رہو گے تو ہم بھی محبت کرتے رہیں گے کیونکہ فعل مضارع میں دو زمانوں کا پایا جانا ضروری ہے، حال اور استقبال، یہ عربی گرامر ہے، مولوی ان باتوں کو سمجھتے ہیں۔

گناہوں کے نشانات کو مٹا دینے کی حکمت

تو جگر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا یہ کام تو بن گیا کہ شراب چھوٹ گئی، شراب چھوڑنے کے بعد وہ بالکل صحت مند ہو گئے بلکہ پہلے سے بھی زیادہ تندرست ہو گئے، ہیر و نرن چھوڑنے والا اگر ہمت کر لے، خدا کے راستے میں جان دینے کا فیصلہ کر لے تو ان شاء اللہ جان نہیں جائے گی بلکہ اس کی صحت بحال ہو جائے گی ورنہ سوکھتے سوکھتے بہت بُری موت آتی ہے۔ کچھ بھی ہو جان کی دم بازی لگا لو، ہمت کرو، اور دوبارہ ہیر و نرن والوں سے دوستی نہ کرو، جن لوگوں نے تمہیں مفت کی پلائی تھی ان کی صورت بھی مت دیکھو۔ جب اللہ تعالیٰ نے شراب حرام ہونے کا حکم نازل فرمایا تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ اب شراب حرام ہو گئی ہے لہذا جس مٹکے میں شراب رکھتے تھے اس کو بھی توڑ دو، چنانچہ مدینہ کی گلیوں میں شراب پانی کی طرح بہہ رہی تھی، صحابہ نے مٹکے بھی توڑ دیے تاکہ اس کو دیکھ کر شراب کی یاد بھی نہ آئے، معلوم ہوا کہ جہاں گناہ ہو وہاں سے گناہوں کے نشانات کو مٹا بھی دو۔ جس کو سینما دیکھنے کی عادت ہو تو توبہ کرنے کے بعد وہ، اس راستہ سے بھی نہ گذرے کہیں شیطان پھر سے سینما کی یاد نہ دلادے اور سینما کا پوسٹر بھی نہ پڑھے، اس پر لگی تصویریں بھی نہ دیکھے ورنہ شیطان دل میں پھر گند اخیال ڈال دے گا۔

ڈاڑھی نہ رکھنے والے قیامت کے دن اللہ کے نبی کو کیا جواب دیں گے؟

شراب چھوڑنے کے بعد جگر صاحب رحمۃ اللہ علیہ حج کر آئے اور وہاں ڈاڑھی بھی رکھ لی۔ ڈاڑھی کا مسئلہ بڑا مشکل ہوتا ہے، اس کے لئے بڑا مجاہدہ کرنا پڑتا ہے کیونکہ بے وقوفوں کی تعداد زیادہ ہوتی

ہے، حضور ﷺ کی شکل مبارک اختیار کرنے پر اس کو مبارک باد پیش کرنے کے بجائے مذاق اڑاتے ہیں، مذاق چور کو تو مال کو ڈنٹے کہ ارے آپ نے یہ کیا ڈاڑھی رکھ لی، پہلے اچھے بھلے چکنے چکنے گال تھے، اچھے خاصے میمن لگ رہے تھے۔ لیکن کون سے میمن لگ رہے تھے؟ جس میمن کا نون نظر نہیں آتا یعنی میمن معلوم ہوتے تھے۔ میمن کا نون ہٹا دو تو کیا بنا؟ میمن بند تو پہلے تو میمن کی طرح لگتے تھے، اب ڈاڑھی رکھنے کے بعد نون ہٹا رہا ہوں پھر بھی آپ میمن معلوم نہیں ہو رہے کیونکہ ڈاڑھی رکھنے کے بعد اللہ والوں جیسی شکل ہو جاتی ہے۔ تو جب جگر صاحب نے ڈاڑھی رکھ لی تو ان کا بھی لوگوں نے بہت مذاق اڑایا لیکن جب اللہ ہمت دیتا ہے تو آدمی مذاق اڑانے والوں سے بزبان حال یہ کہتا ہے۔

اے دیکھنے والو مجھے ہنس ہنس کے نہ دیکھو

تم کو بھی محبت کہیں مجھ سانہ بنا دے

اگر تم میری ڈاڑھی پر ہنستے ہو تو قیامت کے دن تم رسول اللہ ﷺ کو دینے کے لیے جواب تلاش کر لو، اگر نبی نے تم سے سوال کیا کہ میرے جس امتی نے ڈاڑھی رکھی تھی تم نے میری شکل بنانے پر اس کا مذاق کیوں اڑایا تھا اور انگریزوں کی شکل بنانے پر مبارکباد کیوں پیش کی تھی؟ تب تم کیا جواب دو گے؟ جس طرح الیکشن میں پارٹیاں گالیاں کھاتی ہیں کچھ دن آپ بھی گالیاں کھا لیجئے، جب آپ پکے ہو جائیں گے تو حکومت آپ کی ہو جائے گی ان شاء اللہ تعالیٰ، جب آپ پکے ہو جائیں گے تو شیطان مایوس ہو جائے گا، آپ جیت جائیں گے اور وہ سب لوگ بھی مایوس ہو جائیں گے جو آپ کا مذاق اڑا رہے تھے کہ اب یہ ڈاڑھی نہیں منڈائے گا، یہ تو روزانہ بڑھائے چلا جا رہا ہے پھر ایک دن یہی لوگ آپ سے دعائیں لیں گے۔

ڈاڑھی رکھنے کا انعام

محکمہ موسمیات میں ایک نوجوان لڑکے نے ڈاڑھی رکھی تو سپر وائزر سے لے کر نیچے تک کا سارا عملہ اس کا مذاق اڑانے لگا، وہ میرے پاس روتا ہوا آیا، میں نے کہا گھبراؤ مت، ایک دن یہی لوگ تم سے دعائیں کروائیں گے، طائف کے بازار میں نبی ﷺ نے گالیاں سنی ہیں، اُحد کے دامن

میں اللہ کے نبی ﷺ اور صحابہ کا خون بہا ہے، تو ہم گالیاں سننے والی سنت کب پائیں گے؟ ارے تم کو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ڈاڑھی رکھنے سے گالیاں ملتی ہیں کہ پاگل ہے، ملا ہے تو حضور ﷺ نے طائف کے بازار میں جو گالیاں سنی تھیں یہ امت وہ سنت کب ادا کرے گی؟ لہذا اس سنت کو بھی ادا کرو۔ بس اس نے ہمت سے کام لیا۔ کچھ عرصہ کے بعد سپر وائزر کا لڑکا بیمار ہو گیا تو اس نے کہا کہ میرا بیٹا بیمار ہے، اب ہم تمہاری ڈیوٹی رات کو لگائیں گے تاکہ تم تہجد پڑھو اور میرے بیٹے کے لئے دعا کرو۔ وہ لڑکا میرے پاس ہنستا ہوا خوش خوش آیا اور کہا کہ یہی سپر وائزر میری ڈاڑھی کا مذاق اڑاتا تھا لیکن جب اس کا بیٹا بیمار پڑا تو کہتا ہے کہ تمہاری ڈیوٹی رات کو لگاؤں گا، تہجد کے وقت سے صبح چھ بجے تک تمہاری ڈیوٹی ہوگی، بس تم میرے بیٹے کے لئے رورو کر دعا کرو، تو ایک دن یہ وقت بھی آئے گا ان شاء اللہ، بس ذرا ہمت سے کام لو۔ جب خواجہ صاحب رحمۃ اللہ کا ڈاڑھی رکھنے پر مذاق اڑایا گیا تو آپ نے آسمان کی طرف دیکھا اور یہ شعر پڑھا۔

ساری دنیا کی نگاہوں سے گرا ہے مجذوب

تب کہیں جا کے ترے دل میں جگہ پائی ہے

آہ کاش یہ جذبہ ہمارے دل میں بھی پیدا ہو جائے! کیا جذبہ تھا خواجہ صاحب کے دل میں! لیکن اس کے بعد وہ وقت بھی آیا کہ ایک دن ساری دنیا ان سے دعائیں لینے لگی، اس وقت فرمایا۔

اب تو دنیا چلی آتی ہے مرے قدموں پر

دنیا کا چند دن امتحان ہوتا ہے، پھر آپ دیکھئے گا کہ بیوی بھی عزت کرے گی، دوست بھی عزت کریں گے، رشتہ دار بھی کہیں گے کہ مولانا مجھے بھی دعاؤں میں یاد رکھنا۔ تو جب جگر صاحب رحمۃ اللہ نے ایک مٹھی ڈاڑھی رکھ لی تو ایک دن آئینہ دیکھا، آئینہ میں اپنی شکل دیکھ کر کہتے ہیں۔

چلو دیکھ آئیں تماشہ جگر کا

سنا ہے وہ کافر مسلمان ہو گا

کیا شعر کہا ہے ظالم نے! میں جب یہ شعر پڑھتا ہوں رونے لگتا ہوں کہ اس نے کس درد سے یہ شعر کہا ہے۔ میں نے کل رات ایک جلسہ تقسیم اسناد میں جب یہ شعر پڑھا تو وہاں کے امام صاحب کو اتنا مزا آیا کہ کہنے لگے کہ ایک دفعہ اور پڑھ دو، میں نے کہا کہ اچھا ایک دفعہ اور پڑھ دیتا ہوں۔

چلو دیکھ آئیں تماشہ جگر کا

سنا ہے وہ کافر مسلمان ہو گا

جگر صاحب رحمۃ اللہ علیہ میرٹھ میں ایک ٹانگے پر سوار تھے اور ٹانگے والا اس شعر کو پڑھ کر مزہ لے رہا تھا، اس ظالم ٹانگے والے کو خبر نہیں تھی کہ جگر صاحب میرے ٹانگے پر بیٹھے ہوئے ہیں، وہ تو مست ہو کر یہ شعر پڑھ رہا تھا۔

چلو دیکھ آئیں تماشہ جگر کا

سنا ہے وہ کافر مسلمان ہو گا

جگر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی عبدالرب نشتر

سے ملاقات کا دلچسپ واقعہ

پاکستان بننے کے بعد جگر صاحب گورنر عبدالرب نشتر سے ملنے آئے، چونکہ شاعر بے چارہ ایسے ہی اولول جلول سا ہوتا ہے، بال بکھرے ہوئے رہتے ہیں، ہر وقت قافیہ سوچتا رہتا ہے تو پولیس والے نے انہیں دھکا دیا کہ ارے تو کہاں ملے گا گورنر سے۔ انہوں نے کہا کہ اچھا بھگتاو رہے ہو لیکن گورنر عبدالرب نشتر صاحب کو یہ پرچہ دے دو، یہ کہہ کر ایک پرچہ پر جلدی سے پنسل سے ایک شعر لکھا۔

نشتر سے ملنے آیا ہوں، میرا جگر تو دیکھ

پولیس والا پرچہ اندر لے گیا اور کہا کہ ایک پاگل آیا تھا، بڑے بڑے بکھرے ہوئے بال، بالکل اول جلول لگ رہا تھا مگر اس نے یہ پرچہ دیا ہے، جب عبدالرب نشتر نے پرچہ پڑھا تو فوراً پہچان لیا کہ یہ جگر کے سوا کوئی نہیں ہو سکتا، جلدی سے ننگے پیر دوڑے، جوتے بھی نہیں پہنے کیونکہ جگر صاحب آل انڈیا شاعر تھے، بہت مشہور اور معزز تھے، عبدالرب نشتر نے جا کر کہا کہ حضور یہ پولیس والے نادان ہیں، انہوں نے آپ کو پہچانا نہیں، میں آپ سے معافی چاہتا ہوں، پھر جگر صاحب کو گورنہاؤس میں لے گئے، چائے پلائی، عزت سے رکھا اور کہا کہ آپ نے کمال کر دیا، اپنا تعارف کس پیارے انداز سے کر لیا۔ نشتر اس تیز دھار آلہ کو کہتے ہیں جس سے آپریشن کیا جاتا ہے اور پھوڑا کاٹ کر سارا مواد پس وغیرہ نکال دیتے ہیں، تو فرمایا کہ دیکھو لوگ نشتر سے ڈرتے ہیں لیکن میرا جگر یعنی حوصلہ دیکھو کہ خود نشتر سے ملنے آیا ہوں۔

نشتر سے ملنے آیا ہوں، میرا جگر تو دیکھ

تو اللہ تعالیٰ نے جگر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حق میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی تین دعائیں جگر صاحب کی زندگی میں ہی قبول فرمائی تھیں یعنی انہوں نے حج بھی کر لیا، ڈاڑھی بھی رکھ لی اور اللہ تعالیٰ نے ان کو شراب سے توبہ بھی نصیب کر دی، اور جگر صاحب بزبان حال کہہ گئے **وَأَذْجُوا الرَّابِعَ** کہ اپنے اللہ سے جو تھی دعا کی اُمید قبولیت رکھتا ہوں یعنی ان شاء اللہ خاتمہ بھی ایمان پر ہو گا۔

تو جذب کے پانچ قصے ہو گئے۔ سلطان ابراہیم ابن ادھم رحمۃ اللہ علیہ کے جذب کا قصہ اور جگر صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور عبدالحفیظ رحمۃ اللہ علیہ صاحب کا جذب کے قصوں کے ساتھ ساتھ حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ کا قصہ بھی بیان کر دیا جو ننگے پیر چلتے تھے، جن کا ادب امام احمد ابن حنبل رحمۃ اللہ علیہ بھی کیا کرتے تھے اور اس شرابی کا قصہ بھی سنا دیا جس کا چہرہ حضرت ابراہیم ابن ادھم رحمۃ اللہ علیہ نے دھویا تھا جس کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے اس شرابی کو جذب فرمایا تھا۔ اب دعا کر لیجئے تاکہ میں اللہ تعالیٰ کی رحمت کو ان کے دستِ کرم کے یہ چار کمالات سنا کر اپنے لئے بھی مانگوں جیسے کوئی ڈاکٹر سے کہے کہ میں آپ کے پاس پانچ مریض لایا تھا، ان کی بیماریاں بڑی خطرناک تھیں مگر آپ کی دوا سے اچھے

ہو گئے، اب خدا کے لئے مجھ پر بھی مہربانی کر کے میری بیماری کے لیے بھی کوئی اچھی سی دوا دے دیں۔ تو میں اللہ تعالیٰ کے حضور ان قصوں کو پیش کر رہا ہوں کہ اے خدا جگر جیسے شرابی کو تو نے ولی اللہ بنایا، عبد الحفیظ شاعر کو تو نے جذب کر کے توبہ کی توفیق نصیب فرمائی اور بہترین موت عطا فرمائی اور بشر حافی کو عین شراب کی حالت میں تو نے جذب کیا اور اپنے نام کی عظمت کے صدقہ میں ان کو اتنا بڑا ولی اللہ بنایا کہ امام احمد ابن حنبل جیسا محدث ان کے ادب میں کھڑا ہو جاتا تھا۔ یا اللہ جگر، عبد الحفیظ اور حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہما اور ان میں سب سے بڑے جو میں سمجھتا ہوں، جو علماء سمجھتے ہیں کہ سلطان ابراہیم ابن ادھم رحمۃ اللہ علیہ کا درجہ ان میں سب سے زیادہ تھا، تو اے خدا ان چاروں بزرگوں کے صدقہ میں کہ جن کی حالت بہت خراب تھی لیکن آپ کی رحمت نے ان کو کہاں سے کہاں پہنچا دیا ہم پر بھی اپنا فضل کر دیجیے۔

اگر آپ نے قرآن پاک میں وَلَٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ دُسُلِهٖ مَنْ يَّشَاءُ ^{۱۳} فرما کر اپنے خزانہ جذب کا اعلان نہ کیا ہو تا تو ہم آپ کے اس خزانہ سے کچھ بھی مانگنے سے محروم رہ جاتے لیکن جب آپ نے ہم کو اپنے اس خزانہ سے آگاہ کر دیا تو ہم آپ کے بندے ہیں، آپ کے خزانہ کی طرف نگاہ اُمید ڈالتے ہیں کہ جیسے آپ نے اپنی رحمت سے ان بزرگوں کو جذب فرمایا تھا ہماری جانوں کو بھی جذب کر لیجئے۔ یہ مہینہ رمضان المبارک کا ہے، عرش کے اٹھانے والے فرشتوں کو آپ نے مسلمانوں کی دعاؤں پر آمین کہنے پر لگایا ہوا ہے اور آپ کریم ہیں، کریم کی تعریف ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے کی ہے کہ کریم وہ ذات ہے جو نالائقوں پر فضل کر دے، بندوں کی نااہلی کے باوجود انہیں اپنے کرم سے محروم نہ فرمائے۔ اے خدا اگر آپ نے ہماری نالائقی پر اور ہماری نااہلیت پر نظر فرمائی تو ہم سب کے سب محروم ہو جائیں گے لہذا اپنے کریم ہونے کی صفت کا ظہور ہم سب پر فرمائیے اور اپنے دست کرم کو ہماری خالی جھولیوں کی جانب بڑھائیے، ہماری نااہلیت کے باوجود، ہماری نالائقی کے باوجود ہم سب کو جذب کر کے اپنے اولیاء صدیقین کی آخری سرحد تک پہنچا دیجئے،

آپ کریم ہیں، آپ کو کچھ مشکل نہیں، اس لئے اولیاء صدیقین کی آخری سرحد جہاں پہنچ کر ولایت ختم ہو جاتی ہے، اپنے فضل سے ہم سب کو اس مقام تک پہنچا دیجئے اور رمضان کے مبارک مہینہ کی برکت سے اسی وقت فیصلہ فرما دیجئے، اب اس رمضان کا کوئی اور جمعہ نہیں آئے گا، آج جمعہ کے مبارک دن کی برکت سے ہماری جانوں کو محروم نہ فرمائیے، جو لوگ اس وقت موجود نہیں ہیں مگر مجھ سے محبت رکھتے ہیں ان سب کے اور میرے رشتہ داروں کے حق میں اس دعا کو قبول فرمائیے، پورے عالم کے مسلمانوں پر فضل فرمائیے اور عافیت دارین نصیب فرمائیے۔

اے اللہ ہمارے بچے کسی بھی بُری راہ پر نہ چلنے پائیں، اپنی خصوصی حفاظت ان کو نصیب فرما دیجئے۔ اے خدا، جیسا آپ نے ہمارا رمضان گزرا اپنی رحمت سے ہم کو سارا سال اسی طرح تقویٰ کی خصوصیات نصیب فرما دیجئے اور آپ اپنے دوستوں کو ان کے سینوں میں جو خفیہ خزانہ دیتے ہیں وہ ہم کیا جانیں، وہ آپ کے اولیاء ہی سمجھ سکتے ہیں لیکن ہم آپ سے اتنا عرض کرتے ہیں کہ اے کریم آپ اپنے اولیاء کو جو کچھ دیتے ہیں چاہے ظاہر میں دیں یا خفیہ کر کے دیں آپ تو اسے جاننے ہیں اس لئے آپ اپنے علم کے اعتبار ہم سب کو بھی وہ تمام نعمتیں عطا فرما دیجئے، ہماری دنیا بھی بنا دیجئے اور آخرت بھی بنا دیجئے اور سلامتی اعضا اور سلامتی ایمان کے ساتھ زندہ رکھئے اور سلامتی اعضا اور سلامتی ایمان کے ساتھ دنیا سے اٹھائیے، کینسر سے، السر سے، فالج سے، لقوہ سے، گردوں کے خراب ہونے سے اور تمام خطرناک بیماریوں سے ہم سب کو ہمیشہ محفوظ فرمائیے۔

یا اللہ جس کو جو روحانی بیماری ہے مثلاً امرِ پرستی، زنا، بد نظری، جھوٹ بولنا، غیبت کرنا، بغض رکھنا اور جتنے خطرناک روحانی امراض ہیں اللہ ہم سب کو ان سے شفا عطا فرمادے اور اپنی رحمت سے اپنی راہ کو ہم پر آسان فرمادے کیونکہ آپ گواہ ہیں کہ جو بے گناہ میں مبتلا ہیں ان کے دل نادم ہیں، وہ گناہ کرنا نہیں چاہتے مگر نفس و شیطان ان کو اغوا کر لیتے ہیں، آپ اپنی رحمت سے ہمیں ان دشمنوں کے شکنجے سے چھڑا لیجیے جیسے باپ پوری طاقت صرف کر کے اپنے بچے کو اغواء کرنے والوں سے چھڑا لیتا ہے تو آپ کی طاقت کا تو کیا کہنا، آپ جسے اپنے کرم سے اپنا بنانا چاہیں سارا عالم مل کر اسے آپ سے الگ نہیں کر سکتا۔ اس لئے اختریہ دعا کرتا ہے کہ ہم سب کے قلب و جاں

کو اپنی ذات پاک کے ساتھ اس طرح چمٹالیجئے کہ سارا عالم ہمیں ایک اعشاریہ بھی آپ سے الگ نہ کر سکے اور ہم آپ کے بن جائیں۔

نہیں ہوں کسی کا تو کیوں ہوں کسی کا

اُنہی کا اُنہی کا ہوا جا رہا ہوں

یا اللہ ہم مانگتے مانگتے تھک گئے، اب ڈاکٹر عبدالحی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی سکھائی ہوئی دعا مانگتا ہوں کہ جب دعا مانگتے مانگتے تھک جاؤ تو اللہ سے یہ عرض کر دو کہ اے خدا ہم مانگتے مانگتے تھک گئے اب آپ بے مانگے سب کچھ عطا کر دیجئے، کتنے باپ ایسے ہیں جو اپنی اولاد کو بے مانگے ان کی ضروریات کی چیزیں دے دیتے ہیں، اے خدا ہم آپ کے بندے ہیں، آپ ہمارے کریم مالک ہیں، ارحم الراحمین ہیں اور رب العالمین ہیں، آپ بے مانگے ہم پر دنیا اور آخرت کی نعمتوں کی نوازش کر دیجئے، آمین۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَی النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ

وَ اٰخِرُ دَعْوَانَا اِنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

اس وعظ سے کامل نفع حاصل کرنے کے لیے یہ دستور العمل کی میا اثر رکھتا ہے

دستور العمل

.. حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی

اصلاح کا آسان نسخہ

.. حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی

عارف باللہ حضرت شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مواعظِ حسنہ:

اصولی پیری مریدی کیا ہے	استغفار کے ثمرات
حقوق الرجال	فضائلِ توبہ
نفس کے حملوں سے بچاؤ کے طریقے	تعلق مع اللہ
عزیز و اقارب کے حقوق	علاج الغضب
آدابِ عشقِ رسول ﷺ	علاج الکبر
علم اور علماء کرام کی عظمت	خوشگوار ازدواجی زندگی
حقوق الوالدین	حقوق النساء
اسلامی مملکت کی قدر و قیمت	بدگمانی اور اس کا علاج
بے پردگی کی تباہ کاریاں	مقصدِ حیات
عظمتِ صحابہ رضی اللہ عنہم	ذکر اللہ اور اطمینانِ قلب
صحبتِ شیخ کی اہمیت	تقویٰ کے انعامات
ہم جنس پرستی کی تباہ کاریاں اور ان کا علاج	قافلہٴ جنت کی علامت
اللہ تعالیٰ کے باوفا بندے	ولی اللہ بننے کے پانچ نسخے
گناہوں سے بچنے کا راستہ	تحفہ ماہِ رمضان
	عظمتِ رسالت ﷺ

کتابیں ملنے کے پتے:

- خانقاہ امدادیہ اشرفیہ، گلشنِ اقبال، بلاک ۲، کراچی۔
- جامعہ اشرف المدارس، سندھ بلوچ سوسائٹی گلستانِ جوہر، بلاک ۱۲، کراچی۔
- یادگار خانقاہ امدادیہ اشرفیہ، بالمقابل چڑیا گھر، شاہراہ قائد اعظم، لاہور۔
- مجلسِ صیاتیہ المسلمین، ماڈل ٹاؤن، لاہور۔
- خانقاہ اشرفیہ اختر، جامعہ العلوم، عید گاہ، بہاولنگر۔
- جامع مسجد عثمان غنی، ۱/ اے-۱ گلستانِ زرین سوسائٹی، اسکیم ۳۳، پُربائی وے، کراچی۔
- خانقاہ اشرفیہ اختر، بی ۸، بلاک ایل، نارتھ ناظم آباد، کراچی۔
- سبحانیہ مسجد، سی آر داس روڈ، نزد جامعہ بنوری ٹاؤن، جمشید روڈ نمبر ۱، کراچی۔
- ی، باغِ حیات، سکھر۔

پُر سکون زندگی گزاریں!

اللہ تعالیٰ نے دونوں جہاں میں چین، سکون اور اطمینان
صرف اپنے دین میں رکھا ہے۔ آپ بھی سکون اور اطمینان
والی زندگی گزار سکتے ہیں۔

خانقاہ امدادیہ اشرفیہ گلشن اقبال کراچی میں روزانہ مختلف
اوقات میں مجالس ہوتی ہیں۔ الحمد للہ! ان مجالس کی برکت
سے لاکھوں بھٹکے ہوئے انسان سکون اور اطمینان کی زندگی
گزار رہے ہیں۔ آپ بھی ان بابرکت مجالس میں شرکت
کر سکتے ہیں۔

اتوار کو صبح ۱۱ بجے اور پیر کو نماز مغرب کے بعد خصوصی
مجالس ہوتی ہیں، جن میں خواتین کے لیے پردے کے ساتھ
علحدہ جگہ مجلس سننے کا انتظام ہے۔

مجالس کے بارے میں مزید معلومات، نیز اپنے تمام مسائل
کے شرعی حل کے لیے ان نمبروں پر رابطہ کیا جاسکتا ہے:

34975758، 34975658، 34975221

ہمارے معاشرہ میں جعلی پیری مریدی کے زور پکڑنے کی اصل وجہ دین کے علم سے لاعلمی ہے۔ ان جعلی کنکروں پتھروں میں اصلی بہرے موتی تلاش کرنا نہایت ضروری کام ہے۔ پہچان کا یہ مرحلہ طے کرنے میں عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا یہ وعظ نہایت کارآمد ثابت ہوتا ہے کیونکہ اس کتاب کے مطالعہ سے سچے اللہ والوں کی پہچان نصیب ہوتی ہے۔ اس کتاب کے ذریعہ شریعت کی روشنی میں سچے اللہ والوں کے متعلق جو آگاہی فراہم کی گئی ہے وہ ان لوگوں کی آنکھیں کھول دینے کے لیے کافی ہے جو اللہ والوں کے وجود کے منکر ہیں یا تصوف کو غیر ضروری سمجھتے ہیں۔ حالانکہ حقیقتِ حال یہ ہے کہ تصوف شریعت کے مقابل کوئی علیحدہ مذہب نہیں ہے بلکہ شریعت کے احکامات پر محبت کے ساتھ عمل کرانے کے ذریعہ کا نام تصوف ہے۔

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

یہ کتاب مفت تقسیم کی جاتی ہے۔
فروخت کے لیے نہیں ہے۔

ناشر
کتب خانہ مظہری
کشتی قیام کراچی ۲۴، پوسٹ کرا ۷۵۳۰۰، فون: ۳۳۹۹۲۱، ۷۱۱۷۱۱

